REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

Regd. No. P/GDP-3.

جلد ۲۴ ۔ شمارہ ۴۳

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

نائبین
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian.

۱۷ر شوال ۱۳۹۵ ہجری ۔ ۲۳ر اخاء ۱۳۵۴ ہش ۔ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ر اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں اخبارِ احمدیہ لندن مجریہ نومبر ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں جو خبر شائع ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ "حضور اقدس نے بخیریت مرکزِ سلسلہ میں واپس ہونا تھا چنانچہ حضور نے فیصلہ فرمایا ہے کہ بروز اتوار مورخہ ۱۹ر اکتوبر کو عازمِ ربوہ ہوں گے"۔ امید واثق ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت مرکزِ سلسلہ ربوہ پہنچ چکے ہوں گے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۰ر اخاء۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲ر اخاء۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ ماریشس کی سالانہ کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے آج صبح گیارہ بجے کے قریب ماریشس کے لئے روانہ ہو گئے۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل و درویشانِ کرام کی کثیر تعداد نے اپنی پرخلوص دعاؤں کے ساتھ آپ کو رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ مقدس خاندان کے دیگر افراد قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

کینیا مشرقی افریقہ میں تبلیغِ اسلام

عیسائی منادوں اور پادریوں سے تبادلۂ خیالات۔ سکولوں اور کالجوں میں تبلیغ
دو نئی مساجد کی تعمیر۔ زرعی میلہ کسموں میں تبلیغی سٹال

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اختر مبلغ کینیا (مشرقی افریقہ)

ماہ جولائی میں انٹرنیشنل کونسل آف کرسچین چرچز کی کانفرنس نیروبی میں منعقد ہوئی جو دس دن جاری رہی۔ اس میں دنیا بھر کے عیسائی چرچوں کے پانچ ہزار نمائندے شامل ہوئے۔ کانفرنس کے انعقاد کے لئے نیروبی کا مشہور ہال منتخب کیا گیا۔ نمائندگان شہر کے مختلف ہوٹلوں اور قیام گاہوں میں ٹھہرائے گئے تھے۔ اس موقع پر محترم مولانا عبد الکریم صاحب شرما انچارج کینیا مشن، مکرم مولوی عبد الباسط صاحب مبلغِ کینیا کے ہمراہ باہر سے آئے ہوئے متعدد وفود سے ملے اور مشن کی طرف سے شائع شدہ دو پمفلٹ "THE MESSIAH HAS COME" اور "JESUS IN KASHMIR" کثرت سے اُن میں تقسیم کئے۔ پاکستان کے مختلف شہروں سے تیس عیسائی پادریوں کا وفد بھی آیا ہوا تھا۔ ان سے ان کی قیام گاہ پر جا کر ملاقات کی۔ اور نہایت دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوئی۔

(ب) بپٹسٹ چرچ کے پادریوں کی آمد

جون کے مہینہ میں بپٹسٹ چرچ کے پادریوں کا ایک گروپ امریکہ سے ممباسہ کے تبلیغی دورہ پر آیا۔ اُن کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خاکسار نے اُنہیں مشن آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ چار پادری وفد لیڈر کے ہمراہ آئے۔ اُن کی خواہش پر مسجد دکھائی اور انہیں نماز کی عملی شکل سے آگاہ کیا۔ چائے کے دوران نظریہ تثلیث پر نہایت دلچسپ اور کامیاب گفتگو ہوئی۔ بعد میں وفد کے لیڈر کو چند اسلامی کتب تحفۃً دیں۔

(ج) یہاں پر اب افریقنوں نے اپنے چرچ کھول لئے ہیں۔ ایسا ہی ایک HOLY SPIRIT (ہولی سپرٹ) کے نام سے ایک چرچ قائم ہوا ہے جس کے پیروؤں کی تعداد تیس ہزار بتائی جاتی ہے۔

اس کے بشپ بارہ افراد کے ہمراہ نیروبی مشن ہاؤس آئے۔ محترم شرما صاحب نے اُن سے تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ اسلام کے بارہ میں اُنہیں مزید معلومات دی جائیں۔ اس غرض کے لئے عنقریب وہ ایک ماہ کی کلاس شروع کر رہے ہیں۔ مولانا صاحب کو اسلام پڑھانے کی دعوت دی ہے۔

KABETE میں ایک افریقن احمدی نے ایک رومن کیتھولک پادری سے تبادلہ خیالات کا انتظام کیا۔ محترم مولانا شرما صاحب اور مولوی عبد الباسط صاحب وہاں گئے اور نہایت اچھے ماحول میں گفتگو ہوئی۔

اسی طرح مولوی عبد الباسط صاحب نیروبی کے چرچ گئے۔ اور وہاں بعض عیسائیوں کو پیغامِ حق پہنچایا۔

سکول اور کالجوں میں تبلیغ

محترم انچارج صاحب مشن دو مرتبہ ویٹرنری (VETERINARY) کالج گئے۔ مکرم مولوی عبد الباسط صاحب بھی ہمراہ تھے۔ یہاں مسلمان طلباء کی یونین ہے۔ اس میں تقریر کی۔ بعد میں سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اسی کالج کے تین طلبہ مشن آئے۔ ان کی دعوت پر مولانا شرما صاحب دوبارہ کالج گئے۔ اور طلباء سے خطاب کیا۔ اسی طرح انہیں ایک مرتبہ کینیاٹا کالج جانے کا اتفاق ہوا۔ متعدد طلبہ کو تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔

خاکسار نے ممباسہ اور ممباسہ سے باہر متعدد سکولوں اور کالجوں میں جا کر لٹریچر تقسیم کیا اور تبلیغ کی۔

وا (WAA) سیکنڈری سکول ہر ہفتہ مسلمان طلباء کو پڑھانے جاتا رہا۔ ایک دفعہ یہاں کے عیسائی طلباء سے ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ اسی جگہ پرائمری سکول میں تین دفعہ گیا۔ ایک مرتبہ ہیڈ ماسٹر کی دعوت پر ۱۵۰ عیسائی اور مسلمان طلبہ کو اسلامی نماز پر خطاب کیا۔ طلبہ کے علاوہ اساتذہ نے بھی سوال پوچھے۔ بعض اساتذہ نے موازنۂ مذاہب پر کتب خریدیں۔

اسی طرح لیکونی نابینا سکول جا کر تین دفعہ مسلمان طلبہ میں تقریر کی اور اُن کے سوالوں کے جواب دیئے۔ SHANZU ٹیچرز کالج جہاں خاکسار پہلے بھی کئی مرتبہ جا چکا ہے تین دفعہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اسی طرح پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ ممباسہ دو مرتبہ گیا اور مسلمان اور عیسائی طلبہ سے طویل گفتگو کی۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳ اخاء ۱۳۵۴ ہش

غلبۂ اسلام کے لئے عظیم سکیم!

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

آج کے اس مادی دور میں جبکہ دُنیا کی مادی طاقتیں اسلام کو مٹانے اور اس کو ہر مقام پر شکست دینے کے لئے زور آزمائی کر رہی ہیں، ہمارے پیارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کی تربیت اور اسلام کی اشاعت و وسعت کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے نیز غلبۂ اسلام کے کام کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے ایک عظیم الشان سکیم، ایک عظیم الشان منصوبہ کا اعلان فرمایا۔ اور اس عظیم منصوبہ پر عمل درآمد کے اخراجات کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جُوبلی فنڈ کا اجراء فرمایا ہے۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ وہ ہر تحریک کے وقت جماعت کو اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے کی خاص توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ میں اس عظیم منصوبہ کا اعلان فرماتے ہوئے ۲½ کروڑ روپیہ کا مطالبہ فرمایا اور ساتھ ہی یہ توقع بھی ظاہر فرمائی کہ "آیندہ سولہ سالوں میں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے پانچ کروڑ روپیہ کا انتظام فرما دے گا"۔ (بدر ہے/۳) تو جماعت نے محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق کے نتیجہ میں قریباً بارہ کروڑ روپیہ کے وعدے پیش کئے۔ اور اب جس معیار پر جماعت احمدیہ اپنی قربانیاں پیش کر رہی ہے اور جس جذبۂ فدائیت کے ساتھ اپنے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہا ہے وہ ساری جماعت کے لئے سرمایۂ فخر ہے۔ اور یہی وہ جماعت احمدیہ ہے جس پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اس نے تمام بنی نوعِ انسان کو جو بھی وہ دُنیا کے کسی حصہ میں بس رہے ہوں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے سایہ تلے جمع کرنا ہے۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کا منصوبہ پیش کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منصوبہ کا مختصر خاکہ بیان کرنے کے بعد جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"اے جماعتِ احمدیہ کے مخلصین! جشن کے اس منصوبہ کا یہ خاکہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے بیان کر دیا ہے۔ اس منصوبے کے تمام کام اپنی اپنی جگہ بہت اہم ہیں۔ اور یہ کام ہم سب نے ہی مل کر کرنے ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرتے وقت دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اور وہ خدا جس نے آپ کو اموال دیئے ہیں اور احمدیت کی برکت سے نوازا ہے وہ اس کا دین یعنی دینِ اسلام آپ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان تمام کاموں کی تکمیل کے لئے ان آنے والے سولہ سالوں میں اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھاؤ۔ اور بڑھاتے چلے جاؤ تا آنکہ ساری دُنیا کا مذہب اسلام ہو جائے۔ آپ نے اس سے پہلے بھی قربانیاں کیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نوازا۔ اور اپنی تائید و نصرت سے جماعت کو غیر معمولی ترقیات سے نوازا۔ اور اُسے دُنیا کے کناروں تک پھیلا دیا۔ لیکن ابھی بہت کام باقی ہے۔ جس میں سے سردست ہمیں آنے والے سولہ سالوں میں اس منصوبہ پر عمل کرنا ہے"۔

جماعت احمدیہ نے اپنے امام ہمام کی آواز کو سُنا تو قربانیوں کے معیار کو پہلے سے تیز تر کر دیا کیونکہ جماعت احمدیہ کو جو دیگر اسلامی فرقوں سے نمایاں درجہ کا امتیاز اور فوقیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ یہ ایک ہاتھ پر جمع ہے اور اس ایک ہاتھ پر جمع ہو جانے کے بعد ساری جماعت کا یہی مطمح نظر رہتا ہے کہ ہر حال میں اپنے امام ہمام کی اطاعت گذاری ملحوظ رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ کا حکم نازل کر کے تمام مسلمانوں کو اس بات کا واضح علم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُول کی ہر حال میں اطاعت کرو۔ اور جماعت احمدیہ جو دینِ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کی ذمہ داری قبول کرتی ہے اس کا تو زیادہ فرض بن جاتا ہے کہ اس حکم پر عمل پیرا ہو۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد بھی اسی طرف اشارہ کرتا۔ حضور صلعم فرماتے ہیں۔ "مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ" کہ جو میرے امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے۔ اور جو میری اطاعت کرتا ہے وہ خدائے بزرگ و برتر کی اطاعت کرتا ہے۔

اِمسال اس بات کو بیان کرنے سے ہمارا منشا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے خدا اور اُس کے رسُول پر مکمل طور پر عمل پیرا ہو کر اس بات کا عملی ثبوت دے دیا ہے کہ صحیح طور پر اسلامی تعلیمات پر جماعت احمدیہ قائم ہے۔ اور اسی اطاعت کے تحت خلفاء کی آوازِ بابرکت پر لبیک کہنا بھی آجاتا ہے۔

پس جماعت احمدیہ قابلِ صد مبارک ہے جس نے اپنے محبوب امام ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے، آپ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے آپ کی توقع سے زائد رقم آپ کے قدموں میں لا کر رکھ دی۔ کہاں ۲½ کروڑ کا مطالبہ ہوتا ہے اور کہاں ۱۲½ کروڑ روپیہ کے وعدہ جات پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسی ہی قربانیاں پیش کرنے والوں کو سیدنا حضرت امیر المومنین مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ان قربانیوں کے نتیجہ میں ہمارے دلوں میں تکبر نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کی قدر کرنی چاہیئے کہ اس نے اپنے فضل سے ہماری جماعت کو اس کام کے لئے چُن لیا۔ اور اپنے دین کی خدمت [illegible] ہمیں مہیا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور اس منصوبہ کے یہ تمام پہلو احسن رنگ میں تکمیل پا جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے اور بشارتیں جلد پورے ہوں جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیئے ہیں"۔

دراصل ہماری کوششیں، ہماری قربانیاں تو کوئی حیثیت نہیں رکھتیں جب تک خدا تعالیٰ کا خاص فضل شاملِ حال نہ رہے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عالمگیر رُوحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے جو دُعاؤں اور عبادات کا خاص پروگرام جماعت کے سامنے رکھا ہے، ہمیں اس پر عمل کر کے خدا کا فضل تلاش کرتے رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے امام ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے فضلِ خاص سے ان حقیر قربانیوں کو بپایۂ قبولیت بخشے، آمین ثم آمین ؎

(جاوید اقبال اختر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

احبابِ ہندوستان و درویشانِ کرام کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا روحانی تحفہ

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو یہ سعادت عطا فرمائی کہ رمضان المبارک سے قبل لنڈن میں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے آٹھ سال بعد ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ محبت و شفقت سے ہندوستان کی احمدی جماعتوں کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ چونکہ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس ربوہ تشریف لے جانے والے ہیں اس لئے خاکسار نے حضور انور سے دوبارہ ملاقات کا پھر پروگرام بنایا۔ اور بریڈ فورڈ سے آکر یہ جمعہ ۱۰ اکتوبر کو حضور کی اقتداء میں پڑھا۔ جمعہ کے بعد حضور سے جب ملاقات ہوئی تو حضور نے ہنس کر فرمایا، ابھی اور کتنے گوردواروں میں جانا ہے؟ (کیونکہ میں حضور کی خدمت میں رپورٹ بھجوا چکا تھا کہ بریڈ فورڈ اور مانچسٹر کے گوردواروں میں خاکسار کی تقاریر ہو چکی ہیں) اس پر خاکسار نے عرض کی کہ ابھی لنڈن میں ساؤتھ آل کے گوردوارہ میں بھی جانا ہے۔ چنانچہ ۱۲ اکتوبر کو ساؤتھ آل کے گوردوارہ میں خاکسار نے آدھ گھنٹہ "گورو نانک اور اسلامی تعلیمات" کے موضوع پر تقریر کی۔ جو بفضلہ تعالیٰ پسند کی گئی۔ فالحمد للہ۔ یہ سب بزرگانِ کرام کی نظرِ کرم اور دُعاؤں کی برکت ہے۔

ہفتہ کے روز ۱۱ اکتوبر کی دوسری ملاقات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تبلیغی مساعی پر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ اور شرفِ معانقہ بخشتے ہوئے تمام احبابِ ہندوستان اور درویشانِ قادیان کو "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کا محبت بھرا تحفہ پہنچانے کا ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت ماشاء اللہ پہلے سے اچھی ہے۔ مگر عید الفطر کے بعد کچھ انفلوئنزا کا اثر ہے۔ تمام احبابِ کرام اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ اور فعال زندگی اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ نزیل لنڈن۔

ولادت

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۷۵ء کو عزیزم محمد زکریا صاحب حیدر آباد کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم کی پوتی اور محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم یادگیری کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔ عزیز محمد زکریا صاحب نے پانچ پانچ روپے شکرانہ فنڈ اور اعانتِ بدر میں ادا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ خاکسار عبد الحی فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

حضور نے ۵ ستمبر کو مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا

"اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ سے تمام ہی نوعِ انسان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے"

۲۸ اگست ۱۹۷۵ء بروز جمعرات

ہرچند کہ قارورہ میں انفیکشن اور بلڈ شوگر کی تکلیف اور ضعف کی شکایت کی وجہ سے حضور کی طبیعت ناساز تھی تاہم حضور نے دس بجے صبح دفتر میں تشریف لاکر مسلسل ایک بجے تک کام کیا۔ اس دوران میں حضور نے آمدہ ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ بعض خطوط کے جواب املاء کرائے نیز بعض احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔

ڈاکٹری مشورہ کے مطابق پانچ بجے شام حضور سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے حضور نے قریباً ایک گھنٹہ دی رائل ہارٹیکلچر سوسائٹی کے باغ میں جو وزلے گارڈن (WISLEY GARDEN) کے نام سے موسوم ہے چہل قدمی فرمائی۔ یہ باغ ووکنگ کے راستہ پر مشن ہاؤس سے ستر میل دور واقع ہے۔ باغ نہایت خوبصورت ہے اور اسے اس انداز سے لگایا گیا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے باغات کا ایک مجموعہ نظر آتا ہے جس حصۂ باغ میں چلے جاؤ وہ اپنی ذات میں ایک مکمل باغ نظر آتا ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس کا باقی باغ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور ہم ایک نئے باغ میں آگئے ہیں۔ ہر حصۂ باغ اپنی خوبصورتی اور لطافت میں منفرد حیثیت کا حامل ہے یہ باغ تعلیمی نقطۂ نگاہ سے لگایا گیا ہے اس میں ہارٹیکلچر کے طلباء اور علم نباتات کے محقق بکثرت آتے ہیں۔ ان کے لئے علیحدہ اوقات مقرر ہیں۔ ماہرین انہیں باغ کی سیر کراتے ہیں اور ایک ایک پھول اور پودے کے متعلق تفصیلی معلومات بہم پہنچا کر انہیں ان کی غور و پرداخت کے طریقوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ اسی لئے ہر شخص اس باغ میں نہیں جا سکتا۔ بلکہ اسے داخلہ کے لئے ٹکٹ حاصل کرنا پڑتا ہے حضور نے باغ دیکھنے کے بعد فرمایا اس باغ کو اس طرز پر لگایا گیا ہے جس طرز پر سپین میں مسلمان بادشاہوں نے باغ لگوائے تھے کیونکہ اس کا نقشہ ان باغوں سے بہت ملتا ہے۔

باغ سے ملحق ایک بہت بڑا سٹال ہے جس میں باغ میں لگے ہوئے ہر پودے سے متعلق لٹریچر اور چارٹ وغیرہ فروخت کئے جاتے ہیں۔ نیز باغ سے حاصل ہونے والا شہد بھی فروخت ہوتا ہے۔ حضور اس سٹال میں بھی تشریف لے گئے۔ حضور نے وہاں سے کچھ شہد بھی خرید فرمایا۔ حضور نے جب شہد کی اقسام اور مکھیوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور وہاں کے منتظمین نے اس کا صحیح جواب نہ دیا تو حضور نے از خود اس پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے حضور کی گفتگو کو بہت توجہ اور دلچسپی سے سنا اور ایک نے بے ساختہ کہا:۔

"Really you know better than us."

حقیقت یہ ہے کہ آپ شہد کے بارہ میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

حضور مغرب سے پہلے مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔ واپس تشریف لانے کے تھوڑی دیر بعد حضور نے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

حسب معمول حضور رات ۹½ بجے سے گیارہ بجے تک مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما رہ کر حاضر احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ ایک دوست نے کتّا پالنے کے متعلق دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ط (الجاثیہ آیت ۱۴) اس میں اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کا استثناء نہیں فرمایا انسان اگر کسی جانور سے جائز خدمت لے سکتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ضرور لینی چاہیئے۔ رکھوالی، حفاظت اور شکار وغیرہ کے لئے اگر کوئی کتّا پالتا ہے تو اس کا یہ فعل ہرگز قابلِ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ البتہ کُتّے سے انسانوں کی طرح پیار کرنا، اُسے گود میں اُٹھانا یا ہر وقت ساتھ لئے پھرنا ایک لغو فعل ہے اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے خادم بنایا ہے اسے مخدوم کا درجہ دینا ہرگز جائز نہیں ہو سکتا۔ اس ضمن میں حضور نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ کُتّے میں وفاداری کا مادہ پایا جاتا ہے۔ وہ ہر صورت اور ہر حال میں اپنے مالک کا وفادار رہتا ہے۔ اس کی وفاداری کا یہ عالم ہے کہ وہ جان قربان کر دیتا ہے لیکن اپنی وفاداری پر حرف نہیں آنے دیتا۔ برخلاف اس کے آج کا انسان اِلّا ماشاء اللہ اس وصف سے عاری ہو چکا ہے۔ اُس نے اپنے مالکِ حقیقی کو بھلا دیا ہے۔ اور صرف بے وفائی پر اُتر آیا ہوا ہے۔ کتّوں کو سر آنکھوں پر بٹھانے والوں کو ان کی سرشت میں پائی جانے والی اس خوبی سے کہ ان میں وفاداری کا مادّہ پایا جاتا ہے سبق سیکھنا چاہیئے۔ اور اپنے مالکِ حقیقی کے ساتھ بے وفائی سے باز آکر اُس کے ساتھ حقیقی اور دائمی وفاداری کا تعلق استوار کرنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ تین دنوں میں قارورہ میں انفیکشن اور بلڈ شوگر کی تکلیف کی وجہ سے ناساز رہی نیز استعمال ہونے والی دواؤں کے اثر کے باعث ضعف کی شکایت بھی رہی۔ حضور جملہ احباب جماعت کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہتے ہیں اور ہر آن دعاؤں میں مصروف ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ ان کی مشکلات دور فرمائے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دے۔ آمین۔

[مورخہ ۲۹ اگست بروز جمعۃ المبارک کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ احباب بدر مجریہ ۹ اکتوبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۱ پر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔
ایڈیٹر]

۳۰ اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ

حسب معمول حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دس بجے صبح مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور مسلسل ایک بجے تک ڈاک ملاحظہ فرمانے اور ملاقاتیں کرنے میں از حد مصروف رہے۔ ڈاک ملاحظہ فرمانے اور آمدہ خطوط پر جوابی نوٹ رقم فرمانے کے علاوہ حضور نے بعض خطوط کے جوابات املاء کرائے نیز مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن کو بعض جماعتی امور میں وسعت پیدا کرنے کے سلسلہ میں ضروری ہدایات سے نوازا۔ نیز مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کو بعض طلباء کی معیت میں جو لندن میں سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں، شرف ملاقات بخشا اور ان طلباء کی مزید اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں ضروری انتظامات کرنے سے متعلق ہدایات دیں۔

کھانے اور ظہر و عصر کی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد سہ پہر کو حضور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق لندن سے باہر سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ اس سیر میں اہل قافلہ نیز مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن اور مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن کے علاوہ چوہدری رشید احمد صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ لندن (جو حضور کے قیام کے انتظامات کے سلسلہ میں شروع ہی سے بہت محنت اور اخلاص سے خدمت بجا لا رہے ہیں) مکرم سعید احمد صاحب جسوال اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب کو بھی شرکت کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ حضور سر ونسٹن چرچل کی ذاتی رہائش گاہ جو Chartwell کے نام سے مشہور ہے اور جسے یادگاری میوزیم اور سیرگاہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ دیکھنے تشریف لے گئے۔ سر ونسٹن کا یہ ذاتی مکان کینٹ (Kent) نامی کاؤنٹی میں لندن سے ۲۷ میل دور واقع ہے۔ یہ کاؤنٹی اپنے خوبصورت مناظر کی

وجہ سے مشہور ہے۔ مکان اگرچہ زیادہ بڑا نہیں ہے اور پرانی طرز کا بنا ہوا ہے لیکن اس سے ملحق لمبی [illegible] زمین میں (جو سرسبز پہاڑیوں سے گھری ہوئی ہے اور ایک وادی کی شکل میں پھیلی ہوئی ہے) بہت خوشنما باغ لگا ہوا ہے۔ لوگ اسے دُور دُور سے دیکھنے آتے ہیں اور اس کے پُرفضا ماحول میں پکنک مناتے ہیں۔

سر ونسٹن نے یہ مکان ۱۹۲۲ء میں خریدا تھا اور وہ اس میں ۱۹۶۴ء تک مقیم رہے۔ مکان کو اس کی اصلی حالت میں برقرار رکھا گیا ہے اور اندر سے اسی طرح سجا ہوا ہے جس طرح خود ان کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ اس میں وہ تمام تحائف جو بادشاہوں اور سربراہان مملکت نے انہیں دیئے، وہ تمام میڈل جو انہوں نے حاصل کئے اور خطابات کے نشان جو ان کی فوجی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں عطا کئے گئے، اُن کی فوجی وردیاں اور مختلف لباس، اُن کی تصانیف اور اُن کی اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی تصاویر اور بہت سی دیگر یادگار اشیاء بہت قرینے سے سجی ہوئی ہیں۔ اُس عملہ نے جو اس کی دیکھ بھال کے لئے مقرر ہے حضور کا بہت تپاک سے استقبال کیا اور بطور گائڈ ساتھ رہ کر سارا مکان اندر سے دکھایا۔ حضور نے مکان کو اندر سے ملاحظہ فرمانے کے بعد اس کے خوشنما باغ میں کچھ دیر چہل قدمی فرمائی بعد ازاں حضور نے مکان کے وسیع و عریض احاطہ میں واقع ریسٹوران میں شام کی چائے نوش فرمائی۔

شام کو حضور نے مشن ہاؤس واپس آکر مسجد فضل لندن میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ مسجد سے رہائش گاہ واپس جاتے ہوئے حضور نے بعض احباب کو جو حضور کی زیارت کے اشتیاق میں شہر کے دُور دراز حصوں سے آئے ہوئے تھے شرف معانقہ بخشا اور ان سے کچھ دیر گفتگو فرمائی۔

رات کا کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور حسب معمول دس بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لاکر اپنے خدام کے درمیان نصف گھنٹے کے قریب قیام فرما رہے اور ان سے باتیں کرنے کے بعد قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

۳۱ اگست ۱۹۷۵ء بروز اتوار

حضور ایدہ اللہ نے صبح دس بجے سے ایک بجے تک دفتر میں تشریف فرما رہ کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور خطوط کے جواب تحریر کرائے نیز بعض احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

ڈاکٹری مشورہ کے مطابق سوا تین بجے حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ آج حضور نے ۲۵ میل دُور جاکر دیہی علاقہ میں بعض فارم دیکھے علی الخصوص حضور آک فیلڈ (Uckfield) کے علاقہ میں مسٹر اور مسز تھامس کے ذاتی فارم سے جو Beech Farm کہلاتا ہے بہت متاثر ہوئے۔ یہ دونوں میاں بیوی کافی عمر رسیدہ ہیں اور انہوں نے محنت شاقہ سے اپنے دو ایکڑ کے فارم کو گلزار بنایا ہوا ہے۔ ہر قسم کی سبزیاں اور پھل لگانے کے علاوہ شہد کی مکھیاں بھی پالی ہوئی ہیں۔ اور مکان کے ارد گرد بہت ہی خوبصورت باغ لگایا ہوا ہے۔ جسے ہر لحاظ سے ایک نمونہ کا باغ قرار دیا جا سکتا ہے۔ مسٹر اور مسز تھامس نے بہت ہی تپاک سے حضور کو خوش آمدید کہا اور حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ حضور نے نصف گھنٹہ کے قریب ان کے باغ میں چہل قدمی فرمائی۔

واپسی پر حضور ایک مقام پر ٹھہرے جو آک فیلڈ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے اور Crabbe Island کہلاتا ہے۔ یہاں حضور نے لب سڑک واقع Castle نامی ریسٹورنٹ Tea Rooms میں شام کی چائے نوش فرمائی۔ نیز ہوٹل سے ملحق فارم پروڈیوس Farm Produce نامی اسٹور میں تشریف لے جاکر مختلف قسم کے تازہ پھل، سبزیاں اور مختلف اقسام کے شہد ملاحظہ فرمائے۔ حضور نے اس سٹور سے بھی کچھ پھل اور شہد خرید فرمایا۔ وہاں سے روانہ ہوکر ۸ بجے شام حضور مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

رات کا کھانا تناول فرمانے اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد حضور حسب معمول رات دس بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف فرما ہوئے۔ نصف گھنٹہ کے قریب بعض احباب سے گفتگو فرمائی۔ آج کی مختصر مجلس میں صرف مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن، مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن اور مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کو شریک ہونے کا موقع ملا۔

احباب جماعت کے نام محبت بھرا سلام

حضور ایدہ اللہ کا علاج جاری ہے اور عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا بھی بخیر و عافیت ہیں ثم الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہتے ہیں۔ اور ان کی دینی و دُنیوی فلاح کے لئے ہر آن دُعا گو ہیں۔

یکم ستمبر ۱۹۷۵ء بروز پیر

حسب معمول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دس بجے صبح مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور ایک بجے تک ڈاک ملاحظہ فرمانے میں از حد مصروف رہے۔ دوپہر کا کھانا کھانے کے معاً بعد حضور سوا دو بجے ڈاکٹری معائنہ کے سلسلہ میں ماہر یورولوجسٹ ڈاکٹر DR. BADE NOCH کے کلینک واقع ہارلے سٹریٹ میں تشریف لے گئے۔ وہاں سے حضور چار بجے سہ پہر مشن ہاؤس واپس تشریف لائے۔

نمازیں ادا کرنے اور آرام فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ ساڑھے سات بجے شام مشن ہاؤس کے باغیچہ میں ٹہلنے کے لئے تشریف لائے۔ حضور کے باغ میں تشریف لانے کی دیر تھی کہ احباب جماعت جو خاصی دیر سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ دیوانہ وار دوڑے چلے آئے اور حضور کے گرد جمع ہو گئے۔ حضور ان سب احباب کی معیت میں کچھ دیر چہل قدمی فرماتے رہے اور احباب کو مخاطب کر کے ان سے گفتگو فرماتے رہے چہل قدمی کے دوران حضور جس بھائی کو بھی مخاطب فرماتے اور اُس سے اُس کا حال احوال دریافت فرماتے وہ اپنی اس خوش نصیبی پر خوشی سے پھولے نہ سماتا۔ یہ پُرلطف مجلس ابھی جاری ہی تھی کہ مغرب کی اذان ہو گئی۔ حضور باغیچہ سے ہی سیدھے مسجد فضل لندن تشریف لے گئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی زیارت سے مشرف ہونے اور حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کے شوق میں کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ مسجد کا اکثر حصہ نمازیوں سے پُر تھا۔

رات کا کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور حسب معمول رات دس بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں اپنے خدام کے درمیان رونق افروز ہوئے اور قریباً ایک گھنٹہ تک مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔ حضور جدید طبی اور سائنسی تحقیقات کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ وٹامنز اور معدنی اجزاء کے انسانی جسم پر اثرات کے ضمن میں حضور نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ معدنی اجزاء کن تبدیلیوں میں سے گزر کر جزو بدن بنتے ہیں۔ حضور نے واضح فرمایا کہ کائنات کی طرح خود انسانی جسم بھی عجائبات قدرت کا ایک محیّر العقول کارخانہ ہے۔ اس کارخانہ کی اصل کُنہ و کیفیت کو معلوم کرنا اور اس کے پورے نظام پر حاوی ہونا انسان کے لئے ممکن نہیں ہے۔ حضور نے بتایا کہ انسانی جسم جن اجزاء سے مرکب ہے ان میں معدنی اجزاء (Minerals) بھی شامل ہیں۔ انسانی جسم اپنی ساخت اور ترکیب کے لحاظ سے نامیاتی (organic) جسم ہے جبکہ معدنی اجزاء غیر نامیاتی (inorganic) واقع ہوئے ہیں۔ انسانی جسم اور معدنی اجزاء کی ساخت بنیادی طور پر مختلف ہے۔ بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کو ایسا بنایا ہے کہ اسے اپنی نشو و نما کے لئے اور بہت سی چیزوں کے علاوہ معدنی اجزاء کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن معدنی اجزاء جو غیر نامیاتی ہیں جسم انسانی میں اُس کے نامیاتی ہونے کی وجہ سے جذب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے خود انسانی جسم کے اندر ایسا کارخانہ لگایا ہے جو غیر نامیاتی اجزاء کو نامیاتی اجزاء میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اس فیکٹری کے ذریعہ جسم انسانی معدنی اجزاء کو اس میں داخل ہوتے ہی نامیاتی اجزاء میں تبدیل کرنا شروع کر دیتا ہے (اسے انگریزی میں Chelation کہتے ہیں) جونہی غیر نامیاتی اجزاء (Minerals) نامیاتی اجزاء میں تبدیل ہوتے ہیں وہ انسانی جسم میں جذب ہوکر جزو بدن بننے لگتے ہیں۔ اس طرح انسانی جسم نشو و نما پاتا چلا جاتا ہے ایک عجیب و غریب اور محیّر العقول کارخانہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں قائم کیا ہوا ہے۔ حضور نے معدنی اجزاء کے نامیاتی اجزاء میں تبدیل ہونے والے طریق اور ان میں رُونما ہونے والی کیمیاوی تبدیلیوں پر بھی روشنی ڈالی۔ یہ مجلس جو اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں اور ان کے غیر محدود جلووں کے ایمان افروز تذکرہ پر مشتمل تھی۔ ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ اور احباب کمال محویت کے عالم میں حضور کے ان پُرمعارف ارشادات سے مستفیض ہوتے رہے۔

۲ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز منگل

حسب معمول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دس بجے صبح مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لاکر وہاں سوا بجے دوپہر تک ڈاک ملاحظہ فرمانے میں بہت مصروف رہے۔ ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ حضور نے متعدد جماعتی امور سے متعلق ہدایات جاری فرمائیں اور مکرم امام صاحب مسجد لندن کو تفصیلی رہنمائی اور ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ ڈاکٹری ہدایت کے برخلاف کل کی

طرح آج بھی حضور سیر اور چہل قدمی کی غرض سے باہر تشریف نہیں لے گئے بلکہ مشن ہاؤس کے باغیچہ میں ہی چہل قدمی کرنے اور اس کے دوران احباب جماعت سے باتیں کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ بہت سے احباب کے علاوہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بھی حضور کے ہمراہ چہل قدمی اور گفتگو میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

آٹھ بجے شام حضور نے مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

رات ۹½ بجے حضور مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لائے۔ اور خدام کے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ اور مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔ یہ مجلس حضور کے تشریف لے جانے پر ساڑھے دس بجے رات برخواست ہوئی۔

۳ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز بدھ

صبح دس بجے حضور دفتر میں تشریف لاکر ایک بجے تک ڈاک ملاحظہ فرمانے، خطوط کے جواب رقم کرانے اور دنیا بھر میں تبلیغی امور سے متعلق ہدایات جاری کرنے میں مصروف رہے۔

گزشتہ دو دن تک حضور ڈاکٹری ہدایت کے باوجود سیر کے لئے باہر تشریف نہ لے جاسکے تھے۔ اور مشن ہاؤس کے باغیچہ میں ہی چہل قدمی کے دوران احباب سے گفتگو فرماتے رہے تھے۔ آج حضور نے ڈاکٹری مشورہ پر عمل کرتے ہوئے سیر کے لئے باہر تشریف لے جانے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ دوپہر کے کھانے اور ظہر و عصر کی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد پونے تین بجے سہ پہر حضور موٹر کاروں کے ذریعہ لندن سے پچاس میل دور کینٹ کے علاقہ میں تاریخی اہمیت کے حامل Knole House کو دیکھنے تشریف لے گئے۔ آج کی سیر میں اہل قافلہ کے علاوہ حسب معمول مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن، مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب کو بھی حضور کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ Knole House ۱۴۵۶ء میں اُس وقت کے آرچ بشپ آف کنٹربری Thomas Buchier نے تعمیر کرایا تھا۔ نول ہاؤس کہنے کو مکان ہے لیکن ایک عالیشان محل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور آج بھی نہایت اچھی حالت میں قائم ہے۔ آرچ بشپ مذکور نے یہ محل بادشاہ ہنری ہشتم کو بطور تحفہ نذر کردیا تھا۔ چنانچہ یہ علی الترتیب ہنری ہشتم اور ملکہ الزبتھ اول کی ملکیت رہا اور وہ اس میں رہائش پذیر رہے۔ بعد ازاں ۱۶۰۳ء میں ملکہ الزبتھ نے یہ محل ارل آف ڈورسیٹ، تھامس سیک ول (Thomas Sackvill) کی خدمات سے خوش ہوکر اسے بطور انعام عطا کردیا تھا۔ محل تصاویر، شاہی ساز و سامان، آرائش و زیبائش کے خصوصی اہتمام کا ایک عجائب خانہ ہے۔ اور اندر سے اُسی طرح سجا ہوا ہے جس طرح آج سے چار سو سال پہلے سجا ہوا تھا۔

محل کو اندر سے دیکھنے کے بعد حضور نے اس کے وسیع و عریض باغ میں کچھ دیر چہل قدمی فرمائی اور پھر وہاں سے روانہ ہوکر مغرب سے پہلے مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مسجد فضل لندن میں مغرب و عشاء کی نمازیں مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے پڑھائیں۔

رات کے کھانے اور مغرب و عشاء کی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور رات کو دس بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لاکر پونے گیارہ بجے تک احباب کے درمیان تشریف فرما رہے۔ اور باتوں ہی باتوں میں انہیں حقائق و معارف سے نوازتے رہے۔

احباب جماعت کے نام محبت بھرا سلام

اگرچہ اب تک جو ٹسٹ ہوئے ہیں ان کی روشنی میں ماہر ڈاکٹروں نے صحت کے متعلق تسلی کا اظہار کیا ہے۔ تاہم گزشتہ تین چار روز سے حضور طبیعت میں کمزوری محسوس فرمارہے ہیں۔ علاج باقاعدگی سے جاری ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضور احباب جماعت کے لئے دن رات دعاؤں میں مصروف ہیں۔ حضور نے جملہ احباب جماعت کو محبت بھرا سلام پہنچانے کی ہدایت کرتے ہوئے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ فرمایا ہے۔ اور احباب جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ احباب درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا قادر و توانا شافی مطلق خدا اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اور حضور پوری طرح صحت یاب ہوکر مرکز سلسلہ میں بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ اللّٰھم آمین۔

۴ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب معمول دس بجے صبح دفتر میں تشریف لاکر مسلسل ایک بجے تک ڈاک ملاحظہ فرمانے، خطوط کے جواب لکھوانے اور بیرونجات سے تشریف لائے ہوئے احباب سے ملاقاتیں کرنے میں مصروف رہے۔ سویڈن کے ایک ماہر آرکیٹیکٹ گوٹن برگ میں تعمیر کی جانے والی مجوزہ مسجد اور مشن ہاؤس کا ابتدائی نقشہ تیار کرکے لائے تھے۔ حضور نے انہیں بھی ملاقات کا شرف بخشا اور ان کا تیار کردہ نقشہ ملاحظہ فرمایا۔ حضور نے انہیں نقشہ میں مناسب تبدیلیاں کرنے کی ہدایت فرمائی۔ نیز خود ان کے دریافت کرنے پر حضور نے اسلام میں مسجد کی اہمیت و عظمت اور روحانی ترقی میں اس کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ نیز حضور نے ان پر واضح فرمایا کہ اگرچہ یہ مسجد جماعت احمدیہ تعمیر کررہی ہے اور ظاہری لحاظ سے یہ اُسی کی ملکیت ہوگی لیکن چونکہ مسجد خانہ خدا ہوتی ہے اس لئے اس کے دروازے ان تمام لوگوں کے لئے عبادت کی غرض سے کھلے رہیں گے جو اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں اور کسی قسم کا شرک نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کا تعلق خواہ کسی مذہب سے ہو۔ وہ اگر یہاں آکر خدائے واحد کی اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنا چاہیں تو اس کی انہیں اجازت ہوگی۔ سویڈش آرکیٹیکٹ نے حضور کے ارشادات کو بہت توجہ اور گہری دلچسپی کے ساتھ سنا اور خاص اثر قبول کیا۔

دوپہر کا کھانا تناول فرمانے اور ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد حضور مع اہل قافلہ و چند دیگر احباب اڑھائی بجے بعد دوپہر سیر کے لئے روانہ ہوئے حضور ایدہ اللہ اڑھائی گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد لندن سے ۶۰ میل دور سسکس Susses کے علاقہ میں اُس جگہ تشریف لے گئے جہاں اس دَور کے مشہور مصنف اور اخبار نویس رڈیارڈ کپلنگ Rudyard Kipling کا مکان ہے اور جو Bateman's کہلاتا ہے رڈیارڈ کپلنگ عرصۂ دراز تک برطانوی ہند میں رہے اور ایک عرصہ تک لاہور کے مشہور انگریزی روزنامہ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے ایڈیٹر کے طور پر بھی کام کیا۔ انہوں نے ۱۹۳۶ء میں وفات پائی تھی۔ ان کی اہلیہ کیرولین کپلنگ نے یہ مکان نیشنل ٹرسٹ کے حوالہ کردیا تھا جس نے اسے باقاعدہ ایک یادگار کی شکل دے کر اسے ایک سیرگاہ میں تبدیل کررکھا ہے اور سیر کی غرض سے لوگ یہاں بڑی کثرت سے آتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں پہنچنے کے بعد مکان کو اندر سے دیکھا۔ یہ مکان آج سے ۳۱۱ سال قبل ۱۶۶۴ء میں تعمیر ہوا تھا۔ اس لحاظ سے یہ بادشاہ جیمز اول کے دَور کے فن تعمیر کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُس وقت متوسط طبقہ کے لوگوں کے مکان کس طرز کے ہوتے تھے۔ رڈیارڈ کپلنگ نے ۱۹۰۲ء میں یہ مکان خرید کر اس میں اپنی حسب منشاء تبدیلیاں کیں اور عرصۂ دراز تک وہ اس میں رہائش پذیر رہے۔ اسی مکان میں انہوں نے وہ کتابیں لکھیں جن کی وجہ سے انہیں شہرت نصیب ہوئی۔ مکان اندر سے اُسی طرح سجا ہوا ہے جس طرح وہ ان کے زمانہ میں تھا۔ بلکہ فرنیچر کی بعض اشیاء تو ۱۶۹۰ء کی بنی ہوئی ہیں۔ اور تین صدی پرانی ہیں۔ ان پر وہ سن کھدا ہوا ہے جس سن میں یہ بنائی گئی تھیں۔ حضور نے رڈیارڈ کپلنگ کی ذاتی لائبریری دیکھنے میں خاص دلچسپی لی۔ نیز ان کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے مسودات اور خطوط وغیرہ بھی ملاحظہ فرمائے۔ مکان دیکھنے کے بعد حضور نے کچھ وقت ملحقہ باغ میں چہل قدمی فرمائی۔ اور پھر قریب ہی واقعہ ریسٹورنٹ میں چائے نوش فرمانے کے بعد سوا چھ بجے شام کے قریب واپس روانہ ہوئے۔ راستہ میں حضور ایدہ اللہ لب سڑک واقع ایک فارم میں رُکے اور وہاں سے کچھ تازہ پھل خرید فرمایا۔ وہاں سے روانہ ہوکر ساڑھے آٹھ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے

قافلہ کے دیگر ارکان اور محترم امام صاحب مسجد فضل لندن و نائب امام صاحب کے علاوہ جو روزانہ سیر کے وقت حضور کے ہمراہ ہوتے ہیں، آج کی سیر میں محترم سعید شیوال صاحب اور محترم منان مرزا صاحب کو شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ دونوں ان مقامی احباب میں شامل ہیں جو حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے وقت سے خدمات بجالانے میں پیش پیش ہیں۔

۵ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک

ڈیڑھ بجے دوپہر مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ حٰمٓ السجدۃ کی آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (آیت ۳۴) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس آیۂ کریمہ میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس شخص کے قول سے اور کونسا قول بہتر ہے کہ جس نے دعوتِ الی اللہ کی اور جو اپنے ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالایا اور اعلان کیا کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس کا فرمانبردار ہوں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے شخص کا قول جو دعوت الی اللہ کرتا ہے کس کے نزدیک دوسرے لوگوں کے قول سے بہتر ہے؟ سو ایک تو اس سے مراد خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے قرآن نازل کیا۔ اور دوسرے اس سے مراد اہلِ بصیرت ہیں کیونکہ احسن کا لفظ ایک تو اُس حسن پر بولا جاتا ہے جس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو اور دوسرے یہ لفظ اُس حسن کے لئے بھی بولا جاتا ہے جس کا بصیرت سے تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت امام راغبؒ نے مفردات میں لکھا ہے اَحْسَنُ قَوْلًا سے مراد یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مقربین کے نزدیک اس سے زیادہ اچھا اور کوئی قول نہیں کہ انسان لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے۔

اس کے بعد حضور نے یہ واضح فرماتے ہوئے کہ اس آیہ کریمہ میں قول سے کیا مراد ہے۔ فرمایا یہاں قول سے مراد ظاہری الفاظ بھی ہیں، اعتقاد بھی اور اعتقاد کے مطابق کئے جانے والے اعمال بھی۔ کیونکہ قول کا لفظ قرآنِ کریم میں ظاہری الفاظ، اعتقاد اور عمل تینوں پر بولا جاتا ہے۔ اسی لئے حقیقی مومن وہی کچھ زبان سے کہتا ہے جس پر اُس کا پختہ اعتقاد ہوتا ہے اور پھر اس کا عمل بھی اُس اعتقاد کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اور وہی اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس امر کی پرواہ کئے بغیر کہ دوسرے اُسے کیا کہتے ہیں یا کیا نہیں کہتے خود کہے اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ ایسا قول تو جس کے ساتھ نہ اعتقاد ہو اور نہ عمل ہو منافق کا قول ہوتا ہے جو کسی لحاظ سے بھی قابلِ التفات نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قولِ بے عمل کا کھوکھلا پن ظاہر کرنے کے لئے منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ط (المجادلہ آیت ۹) یعنی اے رسول! جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ایسے لفظوں سے دعا دیتے ہیں جن میں خدا نے دعا نہیں دی۔ مراد یہ کہ دعا میں بناوٹ کے طور پر مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ اور پھر اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ کیوں اللہ ہمارے منافقانہ قول کی وجہ سے ہمیں عذاب نہیں دیتا۔ اسی لئے قرآنی محاورہ کی رُو سے قولِ احسن وہی ہوگا جس میں ظاہری الفاظ، صحیح عقیدہ اور عمل تینوں شامل ہوں۔ یہ معنے امام راغبؒ نے مفردات میں کئے ہیں اور استدلال انہوں نے قرآن مجید کی اس آیت سے کیا ہے۔ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۷) انہوں نے اس آیت سے استدلال کر کے قولِ احسن میں اقرار، اعتقاد اور عمل تینوں کو شامل کیا ہے۔

قولِ احسن کے معنے بالوضاحت بیان کرنے کے بعد حضور نے دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا قولِ احسن کے ان معانی کی رُو سے دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ کے معنے ہوں گے خود قولی، اعتقادی اور عملی لحاظ سے متصف ہوکر دوسروں کو خدا کی طرف بلانا۔ یعنی انہیں اس امر کی دعوت کرنا کہ وہ صحیح اعتقاد پر قائم ہوکر اعمالِ صالحہ بجا لائیں اور اس طرح اُس کی ناراضگی سے بچیں اور اس کے پیار کو حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ ہے دعوت الی اللہ اور جو شخص بھی قولی، اعتقادی اور عملی لحاظ سے خود ایمان باللہ سے متصف ہوکر دوسروں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے وہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور یہ عرض کر سکے کہ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

ایمان باللہ پر خود قائم ہوکر دوسروں کو ایمان باللہ کی دعوت دینے کی اہمیت وعظمت واضح کرنے کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات میں سے بعض ایسی صفات کا ذکر فرمایا جن کا تعلق اُس کی اپنی ذات سے ہے۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق جو بات اس وقت میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور انہیں قبول کرتا ہے۔ سورۃ المومن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (آیت ۶۱) (مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔) اسی طرح سورۃ البقرہ میں اُس نے فرمایا اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (آیت ۱۸۷) (جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔) لیکن دعا کی قبولیت کے بارہ میں یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ جب دعا اس کی تمام شرائط کے ساتھ کی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی تمام حکمتوں کے ساتھ اُسے قبول کرتا ہے۔ یعنی ضروری نہیں کہ دعا اسی طرح قبول ہو جس طرح بندہ مانگتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ اُس کی دعا کو اُس شکل میں قبول کرتا ہے جو دعا کرنے والے کے حق میں بہتر ہو کیونکہ وہ جانتا ہے کہ دعا کرنے والے کے حق میں کیا بہتر ہے اور کیا بہتر نہیں ہے۔ بس دعا ضرور قبول ہوتی ہے لیکن ہوتی اس شکل میں ہے جو خدا تعالیٰ کے علم میں دعا کرنے والے کے لئے بہتر ہو۔ نہ کہ اُس شکل میں جس میں بندہ اپنی نادانی سے اُس کے پورا ہونے کی خواہش رکھتا ہے۔ پھر سورۃ النمل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (آیت ۶۲) یعنی بتاؤ کون کسی بے کس کی دعا کو سنتا ہے جب وہ خدا سے دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ میں اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب بشارت دی ہے۔ اور وہ یہ کہ تم دعا کرتے چلے جاؤ ایک دن وہ ضرور قبول ہوگی۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان مضطر ہونے کی حالت میں دعا مانگے اور وہ قبول نہ ہو۔ مضطر کی دعا کی قبولیت ایک نہ ایک دن ظاہر ہوکر رہتی ہے یعنی اُس کی تکلیف بہرحال دور کر دی جاتی ہے۔ پس السُّوْٓءَ کا دعاؤں کے نتیجہ میں دور کیا جانا مومنوں کے دل کا مستقل سہارا ہے۔

اسی ضمن میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ بعض دعائیں ایسی ہوتی ہیں جن کا ایک لمبا زمانہ گزرنے کے بعد پورا ہونا مقدر ہوتا ہے اور اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مومنوں کی جماعت نسلاً بعد نسلٍ دعائیں کرتی چلی جائے۔ حضور نے فرمایا ایسی ہی دعاؤں میں سے ایک دعا تمام بنی نوع انسان کے اُمتِ واحدہ بننے سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ تیرہ سو سال سے اُمتِ مسلمہ اس کیلئے دعائیں کرتی چلی آرہی تھی۔ آخر حسبِ وعدۂ الٰہی بعثتِ مسیح موعود کا زمانہ آگیا جس میں اس دعا کا پورا ہونا مقدر تھا۔ ہم اور آپ خوش قسمت ہیں کہ ہمیں مسیح موعود کو شناخت کرنے اور قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اور ہمیں تمام بنی نوع انسان کے دل جیت کر انہیں اُمتِ واحدہ بنانے کی غرض سے قربانیاں پیش کرنے کے مواقع حاصل ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کو اللہ کی طرف دعوت دیتے چلے جائیں اور ایسے بنیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم عرض کر سکیں اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بشارت دی ہے کہ اسلام تمہارے ذریعہ سے نوعِ انسانی کے دل جیتے گا۔ اور دنیا میں غالب آکر انہیں اُمتِ واحدہ میں تبدیل کر دکھائیگا رہیں اس راہ میں پیش آنیوالی مشکلات سو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ اعلان کیا ہے کہ تمہاری دعائیں قبول کیجائیں گی اور اس کے نتیجہ میں تم يَكْشِفُ السُّوْٓءَ کا نظارہ دیکھتے چلے جاؤ گے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم دعائیں کرتے چلے جائیں۔ اور دعوت الی اللہ اور اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کی رُو سے اس امر کا ثبوت دیتے چلے جائیں کہ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں، اپنے وعدے کے مطابق تکالیف اللہ تعالیٰ خود دور کرتا چلا جائے گا۔ ہمارے ذریعہ سے تمام بنی نوعِ انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے لیکن اس کے لئے ہمیں توکل کے اعلیٰ مقام پر قائم ہوکر قربانیاں دینی ہوں گی۔ اور دعائیں کرنا پڑیں گی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اُٹھاتے ہیں وہ الگ ہو جائیں، خدا انہیں خود جماعت سے کاٹ دے گا۔ بچے گا وہی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو تھامے گا اور آپ کو ملنے والی بشارتوں اور وعدوں پر زندہ ایمان رکھتے ہوئے دنیا میں غلبۂ اسلام کیلئے انشراحِ صدر کیساتھ قربانیاں پیش کرکے اپنے آپ کو خدائی افضال وانعامات کا مورد بنائے گا۔

آخر میں حضور نے اس امر کا ذکر فرماتے ہوئے کہ قیامِ سلسلہ کی اگلی صدی جس کے شروع ہونے میں پندرہ سال باقی رہ گئے ہیں غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ فرمایا یہ پندرہ سال تیاری اور قربانی کے سال ہیں۔ خدا نے آپ پر بڑا فضل کیا ہے کہ اس نے نئی صدی شروع ہونے سے پہلے آپ کو قربانیوں کا موقع دیا ہے۔ اس وقت ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اور وہ ذمہ داری یہی ہے کہ ہم خود حقیقی ایمان باللہ سے متصف ہوکر نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے فعل سے بھی دعوت الی اللہ کرتے چلے جائیں تاکہ بنی نوع انسان اُمتِ واحدہ کی شکل اختیار کر سکیں۔ خدا تعالیٰ نے خود یہ اعلان کر دیا ہے کہ میرے اور میرے مقربین کے نزدیک سب سے اچھا اور سب سے پیارا قول واعلان یہ ہے کہ انسان خود کہے اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ خدا تعالیٰ نے اس بات کو سب سے اچھا اور سب سے پیارا اعلان نہیں کہا کہ ایک شخص دوسرے کے بارہ میں کہے کہ وہ کیا ہے بلکہ پیارا اعلان اس امر کو قرار دیا ہے کہ ایک شخص خود یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوں اور پھر اُس کا قول اور فعل اس بات کی گواہی دے کہ واقعی وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں میں شامل ہے۔ پس دنیا والوں سے بے نیاز ہوکر بنی نوع انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کیلئے قربانیاں کرتے اور دعاؤں سے کام لیتے چلے جاؤ۔ اور صرف وہی ہتھیار کام میں لاؤ جو خدا نے تمہیں عطا کئے ہیں۔ ہمیں دلائل قاطعہ کا ہتھیار دیا گیا ہے، ہمیں دعاؤں کی قبولیت کا ہتھیار دیا گیا ہے، ہمیں آسمانی نشانوں کا ہتھیار دیا گیا ہے۔ یہ ہتھیار ہی کارگر ہتھیار ہیں اور ان کے ذریعہ ہی اسلام کا دنیا میں غالب آنا مقدر ہے۔ پس اس موقع کو غنیمت جانیں قربانیاں کریں اور دعاؤں سے کام لیتے چلے جائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ نوعِ انسانی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جلد تر جمع کر دے۔ آمین۔

شام کو حضور سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے بلکہ حضور نے مشن ہاؤس کے باغیچہ میں ہی چہل قدمی فرمائی جس میں اور احباب کے علاوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی شریک ہوئے۔ چہل قدمی سے فارغ ہونے کے کچھ دیر بعد حضور نے مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

——— ❖ ———

سُود کا بین الاقوامی سطح پر اثر و نفوذ

اور اس سے بچنے کا پُرعظمت نسخہ

(از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ حیدرآباد (دکن))

قرآن کریم میں سُودی لین دین کو حرام قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا
کہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال ٹھہرایا ہے۔ اور سُود کو حرام۔ قرآن کریم میں سُود کی ممانعت کی وجہ اَضْعَافًا مُّضَاعَفَۃً کے الفاظ میں نہایت پُرحکمت انداز میں بیان کی گئی ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ سُود مال کو بے انتہا بڑھاتا چلا جاتا ہے تجارت اور خرید و فروخت میں ایسا نہیں ہوتا۔ تجارت میں نفع بھی ہوتا ہے اور نقصان بھی۔ تجارت کا مال رکھے رکھے نہیں بڑھتا۔ مال کے خراب ہو جانے کا امکان بھی رہتا ہے اور انسانی قوتیں اور صلاحیتیں بھی اس میں بروئے کار رہتی ہیں۔ اس کے مقابل پر سُود بغیر محنت کے بڑھتا رہتا ہے۔ دور حاضرہ میں بین الاقوامی سطح پر سُودی کاروبار کا دباؤ اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ ماضی میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آج سے چودہ سو سال قبل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:-

لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا اٰکِلُ الرِّبٰوا فَاِنْ لَّمْ یَاْکُلْہُ اَصَابَہٗ مِنْ بُخَارِہٖ (مشکوٰۃ)

کہ لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا کہ ہر شخص سُود کھانے والا ہوگا۔ پھر اگر کوئی اسے نہیں کھائے گا تو اس کا بخارا سے ضرور پہنچے گا۔

آج اس عظیم پیشگوئی کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں دور حاضر میں سائنسی ترقی کے نتیجہ میں بڑی بڑی فیکٹریاں قائم ہو گئی ہیں بڑی بڑی کمپنیوں کے ذریعہ بڑی بڑی تجارتیں ہوتی ہیں۔ اور ان سب نے سودی نظام کو اپنا رکھا ہے۔ آج ملکی اور بین الاقوامی قوانین کچھ اس انداز سے مدون کئے گئے ہیں جس کے نتیجہ میں صنعت و حرفت زراعت و تجارت بلکہ ہر شعبۂ زندگی پر سودی کاروبار چھا چکا ہے۔ حکومتیں آپس میں ایکدوسرے کو بڑی بڑی رقوم امداد کے نام پر دیتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بین الاقوامی سطح پر انسانی معیشت و معاشرت اور اقتصادیات کے مادی نظام کی نمائندگی سُودی کاروبار کے ہاتھ میں ہے۔ اور قرآنی الفاظ میں سُود کی خصوصیت اَضْعَافًا مُّضَاعَفَۃً ہے۔ یعنی بغیر محنت کے مال کو بے انتہا بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ لہٰذا جسقدر ہماری معیشت پر سُودی کاروبار بڑھتا چلا جائے گا۔ اسی قدر مہنگائی اور گرانی میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اور جس تیزی سے مہنگائی بڑھتی چلی جائے گی۔ اسی تیزی سے امیر و غریب کا فرق بڑھتا چلا جائے گا۔ اور ساتھ ہی ساتھ اسی نسبت سے دوسری برائیاں جن کا تعلق سُود سے ہے، بڑھتی چلی جائیں گی۔ اور اسی نسبت سے بے چینی اور بدامنی بڑھتی چلی جائے گی دور حاضرہ کے سیاست دانوں اور ماہرین اقتصادیات کو قرآن کریم کے الفاظ اضعافًا مضاعفۃ کی روشنی میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جس تیزی کے ساتھ سودی کاروبار کا دباؤ بڑھے گا اسی تیزی سے مہنگائی گرانی اور بدامنی بھی بڑھے گی۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو روک نہ سکے گی۔ بالآخر خدائی وعدوں کے مطابق دنیا ایک نئی کروٹ لے گی۔ اور سُود کی بنیاد پر پروان چڑھنے والی اور سُود کی دلدادہ اقوام خود مٹ جائیں گی۔ کیونکہ سُود انسانی ہمدردی کا قاتل ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یہ پیشگوئی فرما چکا ہے کہ

یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ

کہ اللہ تعالیٰ بالآخر سُود کو مٹا دے گا۔ اور صدقات کو بڑھائے گا۔ نظام صدقات جس پر جماعت احمدیہ کی بنیاد ہے۔ بالآخر غالب آئے گا۔ اور سچی انسانی ہمدردی قائم ہوگی اور اقتصادیات کا موجودہ غیر متوازن نظام ختم کر کے ایک صالح نظام قائم ہوگا۔ جو حقیقی اسلام پر مبنی ہوگا۔ لہٰذا دور حاضر میں جہاں اور برائیاں اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہیں۔ وہاں سُودی کاروبار بھی اپنی انتہائی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اور اس نے دنیا میں بے انتہا بے چینیوں اور برائیوں اور فتنوں کے دروازے کھول دیئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب سے ہمیں محفوظ رکھے آمین

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکم و عدل کی بعض پُرمعارف تحریریں اس موقعہ پر پیش کی جاتی ہیں۔ جن میں حضورؑ نے سُودی کاروبار سے بچنے کا پُرعظمت نسخہ بھی بتایا ہے۔ فھوھذا

"مورخہ ۱۶ رمارچ ۱۹۰۳ء کو ایک شخص نے سوال کیا کہ ضرورت پر سودی روپیہ لے کر تجارت وغیرہ کرنے کا کیا حکم ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا حرام ہے اگر کسی دوست اور تعارف کی جگہ سے روپیہ لیا جاوے اور کوئی وعدہ اسے زیادہ دینے کا نہ ہو۔ نہ اس کے دل میں زیادہ دینے کا خیال ہو پھر اگر مقروض اصل سے کچھ زیادہ دے دے تو وہ سُود نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ تو ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ہے۔ اس پر ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ضرورت سخت ہو اور سوائے سُود کے کام نہ چل سکے تو پھر اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس کی حرمت مومنوں کے واسطے مقرر کی ہے اور مومن وہ ہوتا ہے جو ایمان پر قائم ہو اللہ تعالیٰ اس کا متولی اور متکفل ہوتا ہے اسلام میں ایسے کروڑہا آدمی گذرے ہیں۔ جنہوں نے نہ سُود لیا نہ دیا۔ آخر ان کے حوائج بھی پورے ہوتے رہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ سُود لو نہ سُود دو جو ایسا کرتا ہے گویا خدا کے ساتھ لڑائی کی تیاری کرتا ہے۔ ایمان ہو تو اس کا صلہ خدا بخشتا ہے۔ ایمان بڑی بابرکت شئی ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اگر اسے خیال ہو کہ پھر کیا کرے تو کیا خدا کا حکم بھی بے کار ہے۔ اس کی قدرت بہت بڑی ہے سُود تو کوئی شئی ہی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا کہ زمین کا پانی نہ پیا کرو۔ تو وہ ہمیشہ بارش کا پانی آسمان سے دیا کرتا۔ اسی طرح ضرورت پر وہ خود ایسی راہ نکال ہی دیتا ہے۔ کہ جس سے اس کی نافرمانی بھی نہ ہو۔ جب تک ایمان میں میل کچیل ہوتی ہے تب تک یہ ضعف اور کمزوری ہے کوئی گناہ چھوٹ نہیں سکتا۔ جب تک خدا نہ چھڑا دے ورنہ انسان تو ہر ایک گناہ پر یہ عذر پیش کر سکتا ہے کہ ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ اگر چھوڑ دیں تو گذارہ نہیں چلتا۔ دکانداروں عطاروں کو دیکھا جاوے کہ پرانا مال سال سال تک بیچتے ہیں دھوکا دیتے ہیں۔ ملازمت پیشہ لوگ رشوت لیتے ہیں۔ اور سب یہ عذر کرتے ہیں کہ گذارہ نہیں چلتا۔ حالانکہ مومن کے لئے خدا خود سہولت کر دیتا ہے۔ یہ تمام راستبازوں کا مجرب علاج ہے کہ مصیبت اور صعوبت میں خدا خود راہ نکال دیتا ہے لوگ خدا کی قدر نہیں کرتے جیسے ان کو حرام کے دروازے پر بھروسہ ہے ویسا خدا پر نہیں۔ خدا پر ایمان یہ ایک نسخہ ہے کہ اگر قدر کرو تو جی چاہے کہ جیسے اور عجیب نسخے مخفی رکھنا چاہتے ہیں ویسے ہی اسے بھی مخفی رکھا جائے"

(البدر ۲۷ رمارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۰ ہشتم)

استغفار کی اہمیت

انسان کو سُودی روپیہ لینے کی حاجت تبھی ہوتی ہے جب اسے مالی تنگی کا سامنا ہو قرآن کریم سے ثابت ہے کہ کشائش رزق اور تربیت اولاد کے لئے استغفار کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے اللہ تعالیٰ حضرت نوحؑ کے ضمن میں فرماتا ہے کہ:-

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ... وَیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ (نوح)

یعنی حضرت نوحؑ نے ان سے کہا اپنے رب سے استغفار کرو وہ بڑا بخشنے والا اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کشائش رزق کا ذریعہ استغفار بتایا ہے:- "ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھ پر بڑا قرض ہے دعا کیجئے فرمایا:- توبہ استغفار کرتے رہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے۔ اس کے رزق میں کشائش دیتا ہے"۔ (البدر ۶ رفروری ۱۹۰۸ء)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے انگریزی کتابچہ

"اسلام اور انسانی حقوق" کا ملیالم ترجمہ

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف کی تصنیف "ISLM AND HUMAN RIGHTS" کا ملیالم ترجمہ مکرم پی عبدالرحیم صاحب مدیر "ستیادوتن" (پندرہ روزہ) نے حال ہی میں کیا ہے۔ اس ترجمہ کو کیرلہ جماعتِ احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے شائع کیا ہے۔ گذشتہ ماہ اپریل میں کالیکٹ ٹاؤن حال میں کیرلہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے جلسہ منعقد کر کے "یومِ حقوقِ انسانی" بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس جلسہ میں مجوزہ پروگرام کے مطابق یہاں کے روزنامہ "ماتر بھومی" کے چیف ایڈیٹر پارلیمنٹ شری پی کے کیشومینن نے اس کتاب کی رسم اجراء کا کام سرانجام دیا۔ کثیر تعداد میں تعلیم یافتہ اور اہل قلم حضرات پر مشتمل سامعین کے اس جلسہ کا افتتاح کالیکٹ یونیورسٹی کے وائس چانسلر شری سکو مارا تری کوڈ نے کیا۔ اور کالیکٹ میڈیکل کالج کے پرنسپل شری کے مادھون اور دیگر ممتاز شخصیتوں کی پرعلم تقاریر بھی ہوئیں۔ اس کتاب کے بارہ میں اخبارات میں جو آراء شائع ہوئی ہیں۔ قارئین بدر کے اضافہ علم کی خاطر ذیل میں درج کی جاتی ہیں

مشہور تاریخی ادیب پی کے سعید محمد صاحب نے اس کتاب کی تمہید میں ذکر فرمایا کہ۔

"یہ کتاب ملیالم زبان کیلئے ایک علمی خزانہ سے کم نہیں اور مذہبی وادبی تصانیف وتالیفات میں مستقل شخصیت کے مالک شری پی عبدالرحیم کا ترجمہ سلیس ہے۔ ایک بین الاقوامی شہرت کا حامل مصنف کا ملایالم زبان بولنے والے طبقوں میں تعارف کرانے میں شری عبدالرحیم کی کوشش یقیناً قابلِ تحسین وآفرین ہے:

اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کنانور شری نارائن کالج کے لیکچرار شری پی پی دہرنے لکھا:۔ "بین الاقوامی شہرت رکھنے والی بزرگ ہستی کی تصنیف ملایالی علمی شائقین تک پہنچانے کی اس سعی مسعود کے لئے شری عبدالرحیم اور کیرلہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی کی ملایالم زبان ہمیشہ ہمیش مشکور وممنون رہے گی۔ مذکورہ کتاب کی ہمہ جہت اہمیت قابلِ لحاظ ہے"۔

(ستیہ دوتن ۵ را پریل ۱۹۷۵ء)

مشہور ملایالم اخبار "ایکسپریس" نے لکھا:۔ "ملوکیت اور اشتراکیت کا اس سائنسی دنیا میں ایک ۔۔۔ دوسرے سے تعاون رکھنا محال ہے مگر قانونِ قدرت کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے والی روحانی تنظیم یقیناً تعاون کر سکے گی۔ یہ ہے مشہور قانون دان عالم فاضل سر محمد ظفر اللہ کا نتیجۂ فکر اسلام عالمگیر اخوت انسانی کا حامل ہے۔ اس لحاظ سے اکثر ممالک کی طرف سے تسلیم شدہ ادارہ اقوام متحدہ کا اقرار انسانی حقوق اسلام کی نظر میں روحانی اور تہذیبی اصولوں کے عوامل اور وسیع قالب کی ایک شق محض ہے۔ اسلام کے متعلق اور انسانی حقوق کے بارے میں مصنف کے متوازی مطالعہ کا ماحصل یہ ہے کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے تدبرانہ مطالعہ کے بعد منشور حقوق انسانی کے ہر پہلو کو شق بہ شق نکال کر ان کے مطابق متوازی قوانین اسلام کو انہوں نے واضح رنگ میں بیان کیا ہے۔ اسلام کی اس قائم ودائم سچائی اور حقیقتوں کو حالات حاضرہ کے مطابق ثابت کرنے کی مصنف کی قوت بیان قابلِ ستائش ہے"۔

یہاں کے کثیر الاشاعت روزنامہ اخبار "ماتر بھومی" میں مشہور ادیب اور مدبر ویشنم شری دویکانند نے لکھا کہ "اس وسیع ترین انسانی حقوق کو تسلیم کرنے میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو دوراندیشی سے کام لے کر ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے وہ قابلِ داد اور بے حد قابلِ قبول ہے۔ اسلامی مراکز سے نکلے ہوئے خیالات اور نظریات اقوام متحدہ کے اس منشور کے تحت کارفرما نظر آتے ہیں۔ ایک خوش حال ریاست کے کامل جمہوری وجود کو پہلے پہل اسلام نے ہی تشکیل دیا ہے اس بات کو مصنف نے واضح رنگ میں بیان کیا ہے اور اس کے حق میں بے شمار قرآنی دلائل صف آراء کئے ہیں"۔ ۔۔۔۔ "اسلامی اصول اور انسانی حقوق کے معلومات حاصل کرنے میں یہ کتاب بہت عمدہ ثابت ہو سکتی ہے۔ قیمتی معلومات سے بھری ہوئی مذکورہ کتاب کے قابل ترین مصنف اقوام متحدہ سے تعلق رکھنے والے اور سابق صدر عالمی عدالت انصاف ہیں علاوہ اس کے آپ مقبول قانون دان اور عمیق سیاست دان بھی ہیں"۔ اس کتاب کا ترجمہ شری پی عبدالرحیم نے جس خوبی کے ساتھ کیا ہے اس کیلئے وہ قابلِ تعریف ہیں"۔ (ماتر بھومی ۱۹ را پریل) خاکسار ابن محمود احمد کنانور

شذرات

محمد انعام غوری

نابیناؤں کو آنکھیں عطا کرنے کا منصوبہ

حال ہی میں ایک خوشکن خبر شائع ہوئی ہے کہ ہندوستان میں آنکھوں کے ۳۲ بینک ہیں جن سے نابینا لوگوں کو نئی آنکھیں مل رہی ہیں اور وہ بینائی کی نعمت سے متمتع ہو رہے ہیں۔

لیکن اس سے بھی زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ روحانی اندھوں کو بینائی مل جائے جو ظاہری آنکھیں رکھتے ہوئے بھی کچھ نہیں دیکھتے ان کی آنکھوں پر غفلت کا پردہ یا تعصب کی پٹی ہوتی ہے۔ جو روحانی طور پر انہیں اندھا کر دیتی ہے۔ کاش دنیا اس طرف بھی توجہ کرے کیونکہ جو اس دنیا میں روحانی طور پر اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں روحانی بینائی کا سامان کیا۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی پیغمبر اور اوتار بھیجے۔ لیکن روحانی نابینائی آج بھی کروڑوں انسانوں کی قسمت بنی ہوئی ہے ---!!

اقوام متحدہ کے قلب کی تبدیلی

معاصر الجمعیۃ کی ۱۸ ر اکتوبر کی اشاعت میں مذکورہ عنوان کے تحت ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ:۔ "اقوام متحدہ ۱۶ ر اکتوبر (اے پی) تبدیلی قلب کے ماہر سرجن کرسچین برنارڈ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کو ایک نئے قلب کی ضرورت لاحق ہے۔ لیکن اسے بدقسمتی ہی کہنا چاہیئے کہ میں اس نوعیت کے قلب کی تبدیلی نہیں کر سکتا ۔۔۔"

لیکن ہم یہ خوشخبری سنانا چاہیں گے کہ یہ بدقسمتی خوش قسمتی میں تبدیل ہو سکتی ہے بشرطیکہ اقوام عالم کو قرآن مجید میں بیان شدہ نسخہ ہاتھ آجائے قرآن کریم کی سورہ حجرات ع ۱ میں اقوام متحدہ کا صحیح نقشہ دیا گیا ہے جو بین الاقوامی اغراض ومقاصد کے لئے ایک تندرست قلب کی حیثیت رکھتا ہے۔

امداد باہمی تحریک اور مسلمان

مذکورہ عنوان کے تحت ہفت روزہ "انکشاف" جھانسی نے لکھا ہے۔

"۔۔۔۔ اگر تاریخ کا صحیح جائزہ لیا جائے تو یہ انکشاف ہوگا کہ دنیا میں امداد باہمی تحریک کے موجد بھی مسلمان ہی ہیں۔ "بیت المال" دراصل اس کی ابتدائی شکل ہے۔

مسلمانوں کو بدلے ہوئے حالات سے سبق لینا چاہیئے۔ ان کے پاس اب بھی کروڑوں روپے کے اوقاف ہیں جن کا استعمال ہو رہا ہے اگر مسلمان صرف اوقاف کی آمدنی کو منظم کر لیں اور زکوٰۃ وچرم قربانی ایک مرکز پر جمع کریں تو ہمارا دعویٰ ہے کہ مسلمانوں میں امداد باہمی تحریک کے جو نتائج برآمد ہوں گے ان کے نتیجہ میں انکی اقتصادی معاشی تعلیمی اور معاشرتی پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

کیا ہمارے علماء اور رہبر اس اہم مسئلہ کی طرف توجہ فرمائیں گے؟"

اور ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ خلافتِ حقہ کے بغیر مرکزیت کا تصور ہی بے بنیاد ہے۔ اور جب کوئی مرکز نہیں تو نظام بیت المال کا تصور ہی فضول ہے۔ ایک مرکز اور ایک بیت المال کا وجود یا تو خلافتِ راشدہ کے عہدِ مبارک میں تھا یا اب بفضلہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ میں قائم ہے۔ جسکے نتیجہ میں نہ صرف امدادِ باہمی کی تحریک فروغ پا رہی ہے۔ بلکہ نوع انسانی کی ہمہ جہت خدمت پر جماعت احمدیہ کمربستہ ہے اور وہ وقت قریب ہے کہ دنیا اس کا برملا اعتراف کرے گی۔

زلزلوں کی پیشگوئی کیسے کی جائے؟

اس عنوان کے تحت معاصر ہفت روزہ "داستانِ وطن" دلی نے سائنسدانوں کی ان کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے جو زلزلوں سے قبل از وقت متنبہ کر سکیں لکھا ہے:۔

"زلزلوں کی پیشگوئی ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے اس میدان میں عالمگیر پیمانے پر ریسرچ برسوں سے جاری ہے۔

متعدد ملکوں کے سائنسدانوں کے مابین تعاون انہیں مواقع فراہم کرے گا کہ اس زبردست آفت کا سدباب کریں جو ہنوز نوع انسانی کے لئے بھاری نقصانات کا باعث ہے" سائنسدانوں کی کوششیں یقیناً قابلِ تعریف ہیں اور قبل از وقت ایسے خطرے کا علم ہو جانے سے اموال ونفوس کی تباہی کا ایک حد تک سدباب کیا جا سکتا ہے لیکن آپ کسی بھی مذہب کے پیروکار سے پوچھ کر دیکھ لیجئے۔ (باقی صفحہ [illegible] کالم [illegible] پر ملاحظہ ہو)

انائم (کیرالہ) میں ایک نئی جماعت کا قیام

میلا پالیم سے ۱۱۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر انائم نامی ایک چھوٹا سا بازار ہے۔ جہاں ۱۹۶۷ء میں ایک دوست مکرم سید سلطان احمد صاحب خاکسار کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے۔ گزشتہ سال مکرم سلطان احمد صاحب کی بیوی اور بیٹی بھی جماعت میں شامل ہوئیں۔ ۱۹۷۵ء میں وہاں کے کالج میں تعلیم حاصل کرنے والے مکرم بشیر احمد صاحب احمدی ہوئے احمدیت کی ترقی سے غیر احمدیوں کو مخالفت کا جوش پیدا ہوا۔ امسال ماہ اگست میں مکرم سلطان احمد صاحب نے مجھے وہاں بُلا بھیجا۔ خاکسار مع مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ میلا پالیم مورخہ ۲۶ر اگست کو وہاں پہنچا۔

وہاں غیر احمدی احباب سے تبادلہ خیالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو قریباً اڑھائی دن تک رہا۔ بالآخر مورخہ ۲۸ر اگست کو وہاں کے دو بارسوخ آدمی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ۔ اب انائم میں بفضلہ تعالیٰ ۱۶ احمدی موجود ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں احمدیت کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ کے محمد علوی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ میلا پالیم

اسٹیٹ منسٹر تعمیرات کی ریشی نگر میں آمد و لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۸ر ستمبر بروز بدھ وار اسٹیٹ منسٹر تعمیرات محترم حکیم حبیب اللہ صاحب ریشی نگر تشریف لائے۔ آپ کی آمد پر جماعت احمدیہ ریشی نگر نے شایان شان استقبال کیا۔ اور جوں ہی آپ استقبالیہ گیٹ کے پاس پہنچے احباب نے نعروں سے استقبال کیا۔ اس موقعہ پر خاکسار نے جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے موصوف کی گلپوشی کی، اور جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا۔ نیز سلسلہ احمدیہ کا مندرجہ ذیل لٹریچر خوبصورت پیکٹ میں پیش کیا۔ ۱۔ شان خاتم النبیینؐ۔ ۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولؐ۔ ۳۔ احمدیت کا پیغام۔ ۴۔ ہم مسلمان ہیں۔ ۵۔ حقیقی اسلام۔ ۶۔ میرا دین۔ آپ نے لٹریچر لیتے ہوئے بڑی مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ میں آپ لوگوں سے مل کر بڑا خوش ہوا ہوں۔ محترم شیخ محمد منصور صاحب نے بھی جماعت کے نظم و نسق اور خدمات کو سراہا اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر جو مطالبات جماعت نے آپ کے سامنے رکھے آپ نے اُن کے پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ آپ نے پورے گاؤں کا چکر لگایا اور سڑک کو پختہ کرنے اور دیگر سہولیات دینے کا بھی وعدہ کیا یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ریشی نگر پورا گاؤں خدا کے فضل سے احمدی ہے۔ آپ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک ریشی نگر میں ٹھہرنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

خاکسار۔ بشارت احمد بشیر مبلغ سلسلہ احمدیہ ریشی نگر (کشمیر)

(بقیہ کالم ۳) دوران خطاب آنمحترم نے منتظمین اور کھلاڑیوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اس پروگرام کو باقاعدگی اور ایک اسکیم کے ماتحت جاری رکھنا چاہیے۔ اسی طرح اطاعت و فرمانبرداری کی بھی نوجوانوں کو تلقین فرمائی۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب، مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام افسر اسپورٹس احمدیہ اسپورٹس کمیٹی کے ہمراہ گراؤنڈ کے وسط میں تشریف لے گئے جہاں فٹ بال ٹیم کے کھلاڑی صف باندھے کھڑے تھے آپ نے سب سے مصافحہ کیا۔ مکرم ناظر صاحب تعلیم اور اسپورٹس کمیٹی کے ممبران اور کھلاڑیوں کے ساتھ ایک گروپ فوٹو کھچوانے کے بعد آنمحترم نے گیند کو چلایا اور اس طرح فٹ بال میچ کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر میں جملہ حاضرین کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور ممبران صدر انجمن احمدیہ و دیگر چیدہ چیدہ افراد کو ٹی پارٹی دی گئی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ورزشی پروگرام کو باقاعدہ چلانے اور خدام کو اس سے کما حقہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیکرٹری احمدیہ اسپورٹس کمیٹی قادیان

شذرات بقیہ صفحہ ۲: وہ یہی بتائیگا کہ یہ زلزلے یہ سیلاب یہ قحط سالی آسمی وقت اپنی غیر معمولی نوعیت کیساتھ ظاہر ہوتی ہے جب دنیا گناہوں سے بھر جاتی ہے۔ اس زمانے میں بھی ایک مامور و مرسل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے آفاتِ ارضی و سماوی سے دُنیا کو متنبہ کرتے ہوئے اس سے محفوظ رہنے کا یہ علاج بتایا ہے کہ "خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے" فھل من مدکر!!

قرآن کریم کی عظمت

تضمین بر کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ اک شہکارِ خالق ہے وہ خود بھی اس پہ نازاں ہے
لبالب اک سمندر جو زر و گوہر بداماں ہے
"جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے"

زبور و وید اور تورات کو بھی سربسر دیکھا
کبھی انجیل کو دیکھا اِدھر دیکھا اُدھر دیکھا
"نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے"

کوئی مشکل نہیں عشاق کو اسکی قرأت میں
ہزاروں پھول کھلتے جارہے ہیں ہر ایک آیت میں
"بہارِ جاوداں پیدا ہے اُسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے"

یہاں رہتی ہی باقی تشنہ سامانی نہیں ہرگز
کسی چشمے کا ایسا خوش مزا پانی نہیں ہرگز
"کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے"

کہاں وہ عظمت و حکمت وہ نورِ حق اُجاگر ہو؟
وہ دانایانِ عالم کا ہنر کیا اُسکے ہمسر ہو؟
"خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے"

نہ پاسکتی ہے اُسکی وسعتوں کو یہ نظر ہرگز
نہ کوئی جان سکتا ہے یہ رازِ سربسر ہرگز
"بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اُس پہ آساں ہے؟"

از۔ غلام نبی ناظر یاری پورہ

قادیان میں

نئے گراؤنڈ کا افتتاح و دُعا

قادیان میں بڑھتی ہوئی نئی نسل کی صحت جسمانی کے مدنظر ورزشی پروگرام کیلئے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ازراہِ شفقت مسجد ناصر آباد سے ملحق دو ایکڑ سے زائد کا زرعی پلاٹ اور ورزشی سامان کے لئے بجٹ مخصوص کیا اور ایک اسپورٹس کمیٹی کی تشکیل فرمائی ہے۔ اس پلاٹ کو خدام و اطفال نے وقارِ عمل کر کے ایک حد تک کھیلوں کے قابل بنایا اس کام میں بعض دوستوں نے خصوصی تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ فٹ بال پوسٹ وغیرہ نصب کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے اس گراؤنڈ کا افتتاح کرنے کی درخواست کی گئی۔

چنانچہ مورخہ ۱۳ر ستمبر بعد نماز عصر حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ممبرانِ صدر انجمن احمدیہ وافسران صیغہ جات افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے گراؤنڈ میں تشریف لائے جبکہ درویشان کرام اور خدام و اطفال کثیر تعداد میں وہاں جمع تھے۔ لاؤڈ اسپیکر کا معقول انتظام موجود تھا۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید سے افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے جملہ حاضرین و خدام و اطفال سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا سیدنا حضرت امیر المومنین نے صحت جسمانی کو برقرار رکھنے کے لئے انصار۔ خدام و اطفال کے لئے مختلف اسکیمیں جاری فرمائی ہے اور حضور نے اس طرف خصوصی توجہ فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ کی شفقت اور توجہ کے نتیجہ میں یہاں بھی بڑھتی ہوئی نئی نسل کی صحت جسمانی کے احسن رنگ میں نشو و نما کے لئے وسیع گراؤنڈ کا انتظام کیا گیا ہے۔ (باقی کالم ۲ پر)

یادگیر میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کا باقاعدہ انتظام رہا۔ بعدہٗ روزانہ ایک تربیتی تقریر ہوتی رہی۔ اسی طرح نمازِ تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی۔

جماعت احمدیہ یادگیر کے مخیر احباب کی طرف سے مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب کی نگرانی میں ۵۰ احباب کو روزانہ سحری کھلائی جاتی رہی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ فجر کی نماز کے بعد حدیث کا اور عصر تا مغرب قرآن کریم کا درس خاکسار دیتا رہا جس میں احباب بکثرت شامل ہوتے رہے۔ امسال گیارہ تا بیس پاروں کا درس مکمل ہوا۔ دو مرتبہ جماعتی انتظام کے تحت جملہ روزہ داروں کی افطار کے وقت دعوت کی گئی۔

ستائیس رمضان المبارک کی شب کو ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد نعمت اللہ صاحب غوری۔ مکرم خواجہ غوری صاحب۔ مکرم فضل احمد صاحب تیمر گھر۔ مکرم رحمت اللہ صاحب جیینا اور خاکسار نے علمی و تربیتی تقاریر کیں۔

آخری عشرہ میں دو احباب مکرم سیٹھ محمد ادریس صاحب اور مکرم شیخ چاند صاحب گڈے کو اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی۔

رمضان المبارک کے آخر میں اجتماعی اور انفرادی طور پر بیتامیٰ و بیوگان و غرباء میں پارچات وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مسجد احمدیہ میں نماز عید ادا کی گئی اور محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے خطبہ دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو رمضان المبارک کی برکتوں سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ سلسلہ یادگیر

رپورٹ ہائے جلسہ تحریکِ جدید

۱۔ جماعت احمدیہ بیرہ پورہ:۔ وکیل المال تحریک جدید کے اعلان کے مطابق ہفتہ تحریک جدید منانے کے سلسلہ میں مورخہ ۱۹ اخاء (اکتوبر) کو بعد نماز مغرب ایک جلسہ "احمدیہ مسجد" میں زیر صدارت مکرم حسن محمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بھاگلپور نے "تحریک جدید کا پس منظر" اور اس کے اغراض و مقاصد پر ایک مفصل تقریر فرمائی۔ بعدہ چند نظموں کے بعد مکرم شمیم الدین صاحب سکریٹری مال نے جماعت احمدیہ کا سالانہ بجٹ پیش کیا۔ آخر میں صدر محترم نے "تحریک جدید کے برکات" پر ایک مفصل تقریر فرمائی۔

لاؤڈ اسپیکر کا حسن انتظام ہونے کی وجہ سے کافی دور دور تک یہ پروگرام سنا گیا قابل ذکر بات یہ ہے کہ جلسہ کے دوران ہمارے مخالفین مسجد پر سنگ باری کرتے رہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان مخالفین کو ہدایت و سمجھ عطا فرمائے اور یہ جلد از جلد حق و صداقت کو پہچانیں۔

خاکسار۔ سید عبد النعیم صدر جماعت احمدیہ بیرہ پورہ۔ بھاگلپور

۲۔ جماعتِ احمدیہ یادگیر:۔ وکالت مال تحریک جدید کے اعلان کے مطابق بفضلہ تعالیٰ جماعت ہذا کے زیر انتظام ہفتہ تحریک جدید منایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۰۳/۲۵ روپے وصول ہوئے۔

مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ تحریک جدید منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تحریک جدید کا آغاز پس منظر اور اس کے اغراض و مقاصد کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آخر میں صدر محترم جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے بھی ایک پُر اثر اور لمبی تقریر فرمائی۔ جس میں تحریک جدید کے شیریں ثمرات جو اس وقت جماعت کے سامنے ہیں اُن کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو اپنے چشم دید حالات جو وہ امریکہ اور یورپی ممالک میں دیکھ چکے تھے۔ احباب کے سامنے رکھے۔

آخر میں اجتماعی دُعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ عبد الحفیظ گلبرگی سکریٹری تحریک جدید یادگیر

اشاعتِ اسلام کا عظیم الشان منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم خادم اور نامور مصنّف

محترم ملک فضل حسین صاحب رحلت فرما گئے!

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم خادم اور برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی سیاسی جد و جہد کے سلسلہ میں متعدد نہایت اہم قیمتی اور مقبول کتب کے مصنف محترم (مہاشہ) ملک فضل حسین صاحب (احمدی مہاجر) ۱۸ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات (مطابق ۱۰ رمضان المبارک) پونے دو بجے صبح حرکتِ قلب بند ہو جانے سے کراچی میں بعمر ۷۵ سال وفات پا کر محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے اس لئے مرحوم کے فرزندان ۱۹ ستمبر کی شام کو جنازہ بذریعہ جناب ایکسپریس کراچی سے ربوہ لائے۔ ۲۰ ستمبر کی صبح کو ساڑھے آٹھ بجے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے زیر ارشاد دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احبابِ جماعت بکثرت شامل ہوئے۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی کے اس خاص قطعہ میں جو مربیان سلسلہ احمدیہ کے لئے مخصوص ہے تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔

محترم ملک صاحب مرحوم لاہور کے ایک کاروباری خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اوائل عمر میں ۱۳-۱۴ سال کی عمر میں ہی آپ کو سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ والدین کی طرف سے سختیوں کا پامردی سے مقابلہ کرنے کے بعد ہجرت کرکے قادیان چلے گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر نگرانی تعلیم و تربیت حاصل کرکے ایک لمبے عرصہ تک سلسلہ اور ملک و ملت کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ نیز انجمن احمدیہ قادیان اور انجمن خدام الاسلام کے جنرل سیکرٹری اور احمدیہ بکڈپو کے منیجر کی حیثیت سے عرصہ تک قابلِ قدر کام کرنے کا موقع ملا۔ اور دیگر اہم سیاسی اور مذہبی موضوعات پر آپ نے کم و بیش چالیس کتب تصنیف کیں جن میں "برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول" "شاہانِ اسلام کی رواداریاں" اور "تاثراتِ قادیان" جیسی مقبول عام کتب بھی شامل ہیں۔

محترم ملک صاحب مرحوم نہایت نیک، بے نفس اور دعاؤں میں گہرا شغف رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ کی اولاد چار بیٹوں (ملک محمد صدیق صاحب سٹیشن ماسٹر، ملک محمد عمر صاحب، ملک محمد عثمان صاحب، اور ملک محمد خورشید صاحب) اور ایک بیٹی (حمیدہ بیگم صاحبہ) پر مشتمل ہے جو کہ سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ، جملہ اولاد اور دیگر عزیزان کو صبرِ جمیل بخشے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اخبارِ قادیان

• ۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز کی اہلیہ محترمہ و مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تاحال مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوئے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

• ۔ مورخہ ۱۵/۱۰/۷۵ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم نور محمد صاحب پونچھی کو اپنے فضل سے توام لڑکوں سے نوازا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سلطان احمد اور اکرام احمد نام تجویز فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیک اور خادمِ دین بنائے۔

• ۔ مورخہ ۱۶/۱۰/۷۵ کو مکرم پی۔ ایم محمد علی صاحب نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ۱۵۰ کے قریب مرد و زن کو مدعو کرکے دعوت ولیمہ دی۔

• ۔ مورخہ ۱۷/۱۰/۷۵ کو مکرم نذیر احمد صاحب آف ملائیشیا اپنی اہلیہ محترمہ و لڑکے نعیم احمد کے ہمراہ زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

• ۔ مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ مورخہ ۱۴/۱۰/۷۵ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۶/۱۰/۷۵ کو واپس تشریف لے گئے۔

• ۔ مکرم چوہدری عبد الحق صاحب درویش کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

اہلِ فکر کیلئے دو خطوط

ذیل میں دو ایسے خطوط من وعن شائع کئے جا رہے ہیں جو ایڈیٹر صاحب روزنامہ "جنگ" لندن کو مخاطب کر کے لکھے گئے ہیں۔ (ادارہ)

(۱)

جناب ایڈیٹر صاحب "جنگ"

مکرمی! سلام مسنون

اخبار "نوائے وقت" لاہور کی اشاعت مورخہ ۱۰ر جولائی میں ایک خبر یہ چھپی ہے کہ شناختی کارڈ بنوانے کے لئے ہر مسلمان کو ایک حلفیہ بیان دینا پڑے گا کہ "میں کسی ایسے شخص کا پیروکار نہیں ہوں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو۔ اور نہ ایسے دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہوں"۔

میں بفضلہ تعالےٰ مسلمان ہوں اور آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان رکھتا ہوں لیکن یہ بھی میرے ایمان کا جزو ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں نازل ہوں گے۔ کیونکہ ان کے بارہ میں احادیث سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ آئیں گے۔ اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو نبی تو وہ بہرحال کہلائیں گے ہی۔ میں اس بات کو ماننے کو تیار نہیں کہ نبوت بھی دنیوی حکومتوں یا دنیوی اعزاز کی طرح واپس لی جا سکتی ہے۔ یہ تو وہ انعام ہے کہ جس کو ایک دفعہ اللہ تعالیٰ عطا کرے اس سے واپس نہیں لیا کرتا۔

میرے لئے براہِ کرم اس معمہ کو حل کریں کہ اگر پاکستان کے شناختی کارڈ کے حصول کے لئے میں مندرجہ بالا حلفیہ بیان دوں اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو جائے تو میں اُن پر ایمان لاؤں گا یا نہیں؟ کسی نبی کے منکر کے متعلق آپ کی کیا رائے ہوگی؟ ان پر اگر میں بحیثیت نبی کے ایمان لے آیا تو کیا حکومتِ پاکستان کے اس نوٹیفکیشن کے بموجب میں غیر مسلم قرار دیا جاؤں گا؟ اور کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے بعد پاکستان قومی اسمبلی کی منظوری حاصل کرنی ہوگی؟

خاکسار: محمد خان لندن۔

(۲)

پاکستانی حجاج اور حلف نامہ

آپ کے مؤقر روزنامہ جنگ مورخہ ۱۰ر ستمبر کی ایک خبر سے معلوم ہوا کہ حکومتِ پاکستان تمام عازمین حج سے ایک حلف نامہ پُر کروا رہی ہے جس کا مقصد حکومت کی نگاہ میں یہ ہے کہ قادیانیوں کو حج کی رسومات ادا کرنے سے روکا جائے۔ حکومتِ پاکستان کا یہ اقدام باعثِ حیرت و استعجاب اس لئے ہے کیونکہ ہم تو اپنے مولوی صاحبان اور علماء کرام سے یہی سُنتے آئے ہیں کہ قادیانی حج ادا نہیں کرتے یا انہیں حج کرنے کی اجازت سعودی حکومت نہیں دیتی۔ اسی لئے وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی بجائے دسمبر کی آخری تاریخوں میں ربوہ اور قادیان کی زیارت کرتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں حضرت مولانا نورانی اور ان کے ہمراہ دوسرے علماء کرام بھری مجلسوں میں انہیں خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب جنہیں احمدی مسیح اور مہدی تسلیم کرتے ہیں انہوں نے بھی خود اسی وجہ سے حج ادا نہیں کیا تھا۔ حکومتِ پاکستان کا یہ اقدام شاید کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ہمارے علماء کرام ہمیں غلط بات بتلاتے رہے ہیں۔ اس معمہ کے حل کے لئے جب قادیانیوں کے لندن مشن سے رابطہ قائم کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے خلاف عرب کے علماء کرام نے قتل کا فتویٰ دے رکھا تھا۔ اس لئے انہوں نے خود حج ادا نہیں کیا بلکہ اسلامی طریق کے مطابق حج بدل ادا کیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مارچ ۱۹۶۷ء میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان (سابق وزیر خارجہ پاکستان و صدر انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس) نے جب خود حج ادا کیا تھا تو وہ شاہ فیصل مرحوم کے شاہی مہمان تھے اور شاہ فیصل مرحوم نے حج کے بعد انہیں خصوصی شرفِ ملاقات بھی بخشا تھا۔

محمود چوہدری، ۲۳- مارلو روڈ، ساؤتھ آل (مڈل سکس)

(منقول از روزنامہ جنگ لندن ۱۶ر ستمبر ۱۹۷۵ء ص ۵)

(بشکریہ "اخبار احمدیہ" لندن ماہ اکتوبر)

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے دو عظیم الشان پہلو } اِصلاحِ نفس اور اِصلاح و ارشاد

کینیا (مشرقی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام (بقیہ صفحہ اوّل)

انہیں اخبارات دیئے گئے۔ کوالے (KWALE) سیکنڈری سکول کے مسلمان طلباء کو دو مرتبہ خطاب کیا اور سوالات کے جوابات دیئے۔

مساجد

کینیا کے مغربی صوبہ میں جہاں آجکل مکرم مولوی محمد عیسےٰ صاحب اور مکرم مولوی عبد الحفیظ صاحب کھوکھر فریضۂ تبلیغ بجا لا رہے ہیں SHIANDA کے مقام پر نئی مسجد زیرِ تعمیر ہے جو انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گی۔ اسی طرح نادیٹا کے علاقہ میں ایک نئی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جا چکا ہے۔ اس تقریب کا ذکر الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں ہو چکا ہے۔ مخالفت کی وجہ سے تعمیر روک دی گئی تھی۔ گذشتہ دنوں خاکسار نے نادیٹا دَورہ کے دَوران ڈویژنل آفیسر سے مل کر ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ الحمد للہ تعمیر کی اجازت مل گئی ہے۔ عنقریب تعمیر شروع کی جائے والی ہے۔ احباب ان مساجد کی جلد تکمیل کیلئے دُعا فرمائیں۔

کسمول شو

ایگریکلچرل (زراعتی) سوسائیٹی آف کینیا کے زیرِ اہتمام ماہِ جولائی کے پہلے ہفتے میں کسمول شہر میں زراعتی میلہ لگا۔ جس میں ہمارے مشن نے بھی تبلیغی سٹال لگایا۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب کھوکھر مبلغ کسمول کا ہاتھ بٹانے کے لئے مکرم محمد عیسےٰ صاحب بیرونی سے تشریف لائے تمانش کے تین دنوں میں مختلف مکاتیبِ فکر کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں سٹال پر آئے۔ اور اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ قرآن کریم کے تراجم جو جماعت نے مختلف زبانوں میں شائع کئے ہیں لوگوں کی کشش کا باعث ہوتے ہیں۔ خصوصاً لوگنڈا کی زبان میں پورے قرآن کا ترجمہ جو گذشتہ سال جماعت نے شائع کیا ہے سواحیلی کے بعد مشرقی افریقہ کی یہ دوسری زبان ہے جس میں جماعت احمدیہ کو قرآن کا ترجمہ شائع کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔

دورانِ سال جلسے و یوم التبلیغ منانے کا پروگرام

اخبار بدر مجریہ ۳۰ر جنوری (صلح) ۱۹۷۵ء میں دورانِ سال جلسے اور یوم التبلیغ منانے کا پروگرام شائع ہو چکا ہے۔ جماعتیں اس کے مطابق عمل پیرا ہیں۔ آئندہ کا پروگرام درج ذیل ہے۔

- یوم التبلیغ: سال میں دو مرتبہ۔ ماہِ جون و ماہِ اکتوبر ۱۹۷۵ء۔ اس کے مطابق جماعتیں ماہِ رواں میں یوم التبلیغ منانے کی طرف توجہ فرمائیں۔
- یوم پیشوایانِ مذاہب: ۲ر نبوت (۲ر نومبر ۱۹۷۵ء)
- چند پیشگوئیوں کا ظہور: نئی نسل کی معلومات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے مخالفین کے بارے میں پوری ہوتے والی پیشگوئیوں کے سبھی پہلوؤں پر مساجد میں جلسے کر کے روشنی ڈالی جائے۔

نوٹ: تمام جماعتیں اپنے مقامی حالات کے مدنظر مقررہ تاریخوں کے علاوہ بھی کوئی دوسری نزدیکی تاریخ مقرر کر کے جلسے کر سکتی ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بقایا دار جماعتیں جلد توجہ کریں

موجودہ مالی سال کی ششماہی اول کا چھٹا مہینہ گزر رہا ہے۔ لیکن جائزہ لینے سے ظاہر ہے کہ نسبتی بجٹ کے مقابل پر چندہ جات کی وصولی بہت کم ہوئی ہے۔ اور اکثر جماعتوں کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے اور متعدد جماعتوں کے ذمہ گزشتہ مالی سال کی معقول رقوم قابلِ ادا ہیں۔ مالی فرائض کی انجام دہی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں :-

"میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزانوں کو اپنا سمجھتا ہے۔ اور امساک سے دُور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ روشنی سے تاریکی دُور ہو جاتی ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میرا اُنہی سے پیوند ہے جو امانت اور نُصرت میں مشغول ہیں۔"

سیدنا حضرت اقدسؑ نے مزید فرمایا کہ :-

"تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرے۔ اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے۔ جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔"

ضرورت اس امر کی ہے کہ احبابِ جماعت اور عہدیداران، سلسلہ کی ضروریات اور چندہ جات کی اہمیت کو صحیح طور پر سمجھتے ہوئے اپنا قدم آگے بڑھائیں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ دوستوں کو حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا

(۱)

میرے برادرِ اصغر عزیزم نسیم احمد فریدی صاحب نے M.Sc. GENETICS میں فرسٹ کلاس فرسٹ اور M.Sc. ZOOLOGY میں مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔ میری تمام احبابِ کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کے M.Phil اور Ph.D. ایڈمیشن میں بھی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ اس خوشی کے موقعہ پر خاکسار نے پانچ روپے شکرانہ فنڈ اور پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار: سلیم احمد ناصر ابن مکرم ماسٹر محمد نثار صاحب مرحوم۔ ناصر ریڈیو قادیان۔

(۲)

مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعتِ احمدیہ بھاگلپور کی دو بچیوں عزیزہ صبیحہ یونس صاحبہ اور عزیزہ نصرت یونس صاحبہ نے امسال I.A. فائینل میں فرسٹ ڈویژن DISTINCTION کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے۔ اس خوشی میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے شکرانہ فنڈ میں دس روپے اور اعانتِ بدر میں دس روپے ادا کئے ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ آنے والی کامیابیوں کے لئے بطورِ پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۵ر اکتوبر بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے برادرم مکرم مبارک احمد صاحب بٹ کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول ولد مکرم ولی محمد صاحب بٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ ربیبہ مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش مبلغ دو ہزار روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔ مکرم مبارک احمد صاحب بٹ نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر پانچ روپے شکرانہ فنڈ اور پانچ روپے مساجد فنڈ میں ادا کئے ہیں جزاہم اللہ تعالیٰ۔ تمام احبابِ جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد الیاس ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا

پہلا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۲۵ و ۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بمقام ناصر آباد کشمیر

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبائی ممبران نے امسال سالانہ اجتماع کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے اجازت حاصل کر کے ۲۵ر اور ۲۶ر اکتوبر کی تاریخوں کا تعین کیا ہے۔ یہ اجتماع ناصر آباد میں ہوگا۔ قائدین مجالس کو چاہیئے کہ وہ لوکل طور پر تمام خدام کو اس اجتماع میں شرکت کرنے کی تلقین کریں۔ اس اجتماع میں مختلف پروگرام ہوں گے۔

ہر کمانے والا خادم کم از کم پانچ روپے اور نہ کمانے والا کم از کم تین روپے چندہ کے طور پر مقامی قائد کے پاس جمع کرائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اجتماع کو باعثِ برکت بنائے آمین۔

المُعلِن: خاکسار غلام نبی نیاز جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ علاقائی۔

ضروری اعلان

دفتر ہذا کی طرف سے موصیان کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوائے گئے تھے جن میں سے اکثر و بیشتر ابھی تک واپس نہیں آئے۔ جس کے نتیجہ میں موصیان کے کھاتہ جات نامکمل پڑے ہیں۔ لہذا گذارش ہے کہ تمام ایسے موصیان جنہوں نے تاحال اس امر کی تکمیل نہیں ہے وہ جلد از جلد فارم اصل آمد واپس ارسال فرما دیں تاکہ ان کے کھاتہ جات مکمل ہو سکیں۔

جماعتوں کے صدر صاحبان کی خدمت میں قاعدہ 515/د (نیا ایڈیشن 425) ارسال کرتے ہوئے رپورٹ طلب کی گئی تھی۔ لیکن اس ضروری امر کی طرف بہت کم صدر صاحبان نے توجہ فرمائی ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا ایسے امراء یا صدر صاحبان سے گذارش کی جاتی ہے کہ جنہوں نے ابھی تک مطلوبہ رپورٹ نہیں بھجوائی وہ اپنی اولین فرصت میں رپورٹ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

بعض صدر صاحبان یا سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں ان کی جماعتوں کے نئے موصیان کی وصایا کی تکمیل کے لئے لکھا گیا تھا۔ اور بار بار یاد دہانیاں بھی بھجوائی گئی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض کی طرف سے ادھوری کارروائی ہوئی ہے اور بعض نے بالکل توجہ نہیں دی۔ مہربانی فرما کر اس بارہ میں بھی متعلقہ صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال جلد توجہ فرمائیں۔ ورنہ بمجبوری نظارت علیا میں ایسے عہدیداران کے بارے میں رپورٹ کرنی پڑے گی۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وِلادت

میرے چچا محترم چوہدری محمد حسین صاحب کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۵ء کو نواسہ سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ذی شان حسین ورک ہے۔ جو محمد ذکریا صاحب ورک ایڈووکیٹ کا لڑکا ہے۔ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب نے پندرہ روپے اعانتِ بدر میں اور یکصد روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ احباب نومولود کے خادمِ دین صحت وسلامتی والا اور نیک بخت ہونے کے لئے دُعا فرماویں۔

خاکسار: عبد القدیر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم ایچ۔ ایس منڈا سگھر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے بھائی مکرم عبد الغنی صاحب احمدی آف بلگام بعارضہ دمہ سخت علیل ہیں۔ احبابِ جماعت اپنے اس مخلص بھائی کی صحت و تندرستی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)